Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 30

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

16 رجب 1431 ہجری ۔ 29 وفاء 1389 ہش ۔ 29 جولائی 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو

ارشاد باری تعالیٰ

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُاللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَایُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَوَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوااللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ٥ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّی قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَالدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُؤْمِنُوْابِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ٥ (سورۃ البقرہ:۱۸۷-۱۸۶)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کردینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

☆...... عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

☆......حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر بنوخزاعہ کے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’یقیناً جنّت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔‘‘ (الترغیب والترھیب کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان)

☆......’’حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہوا ہے ایسا بابرکت مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور جس کی راتوں کا قیام اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہے ....اور جس شخص نے اس مقدس مہینے میں کوئی فریضہ ادا کیا، وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے اور یہ مساوات واخوت کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت دی جاتی ہے۔‘‘

(الترغیب والترھیب کتاب الصوم الترھیب فی صیام رمضان)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

’’شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآن یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہوجائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔‘‘ (بدر ۱۲/دسمبر ۱۹۰۲ء)

’’رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اُس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوجاتے ہیں‘‘۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ صفحہ ۲)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان 1 سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رمضان المبارک......دعاؤں اور عبادات کا خاص مہینہ

امسال انشاء اللہ العزیز ۱۲/ اگست سے رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ اس مہینے کی اہمیت وبرکات کا بڑی تفصیل سے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ذکر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ o اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَ الْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُاللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوااللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰیکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ o وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ o (سورۃ البقرہ:۱۸۷-۱۸۴)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

ان آیات کریمہ میں رمضان المبارک سے تعلق رکھنے والے درج ذیل امور کو بیان کیا گیا ہے۔ روزے تمام مومنوں پر سوائے بیمار اور مسافر کے فرض ہیں تاکہ وہ اس کے ذریعہ سے متقی بن جائیں اور یہ روزے مقررہ دنوں تک کے لئے فرض کئے گئے ہیں۔ لیکن بیمار یا مسافر اس مجبوری کے دور ہونے پر روزے پورے کیا کریں (یا فدیہ ادا کریں) اور جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے اور فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ادا کریں اور جو روزہ رکھنے کے باوجود کسی مسکین کو کھانا کھلا سکتے ہوں وہ بھی ایسا کریں اور خوشی سے کی جانے والی ہر نیکی خیر کا موجب ہوگی۔ اور روزے رکھنا بہر حال خیر کا موجب ہیں پھر اس مہینہ کی ایک بڑی برکت یہ ہے کہ اس مہینہ میں ایسی کتاب کا نزول شروع ہوا جو تمام لوگوں کے لئے واضح ہدایت ہے۔ اور اس میں حق و باطل اچھائی برائی میں فرق کرنے والے امور بیان ہوئے ہیں۔ نیز یہ کہ قرآن مجید میں رمضان المبارک کے متعلق احکامات کھول کر بیان کئے گئے ہیں۔ پس جو شخص بھی رمضان المبارک کا مہینہ پائے اسے چاہئے کہ روزے رکھے۔ سوائے اس شخص کے جو مریض اور مسافر ہے۔ تو وہ بعد میں ان ایام کی گنتی کے روزے رکھے۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرنی ہے اور اس کا شکر بجالانا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے:

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو شعبان کے آخری دن خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! ایک بہت بڑے مہینہ نے تم پر سایہ کیا ہے اللہ نے اس کے روزوں کو فرض اور رات کے قیام کو نفل

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

تبصرہ کتاب

”معبود حقیقی یعنی ہمارا تمہارا خدا“

مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری مرحوم درویش قادیان سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان و ایڈیٹر بدر قادیان کا مقالہ ”معبود حقیقی یعنی ہمارا تمہارا خدا“ آپ کے بیٹے مکرم عبد الباسط قمر بقاپوری صاحب آف قادیان حال مقیم کینیڈا نے 440 صفحات پر مشتمل نہایت عمدہ خوبصورت کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔ کتاب کے آخر پر فاضل مصنف کا مختصر تعارف اور آپ کی علمی شخصیت اور گراں قدر علمی دینی و جماعتی خدمات کا ذکر کیا ہے نیز آپ کے اعلیٰ اخلاق کے متعلق خلفاء کرام کے ارشادات اور آپ کے دوستوں اور عزیزوں کے تبصرے بھی شامل کئے گئے ہیں۔

عنوان سے ہی اس کتاب کی اہمیت واضح ہے۔ یہ مقالہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے تحت علمی تحقیق کے انعامی مقابلہ کے لئے ۱۹۶۹ء میں لکھا اور قادیان سے ربوہ بھجوایا گیا اور اول انعام کا مستحق قرار پایا۔ یہ مقالہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے علمی و تحقیقی مقالہ جات میں قادیان بلکہ ہندوستان سے لکھا جانے والا اب تک کا پہلا اور واحد انعام یافتہ علمی مقالہ ہے جس کا انعام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 13 مارچ 1973ء کو فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے تحت منعقدہ ایک تقریب میں از راہ شفقت اپنے دست مبارک سے عنایت فرمایا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی ہدایت پر 1979ء میں اس مقالہ کی چند قسطیں اخبار بدر میں شائع ہوئیں تو قارئین بدر نے اسے بہت پسند کیا اور اسے جلد کتابی شکل میں شائع کرنے کا مطالبہ کیا ان مطالبہ کرنے والوں میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانؓ صاحب اور محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نوبیل انعام یافتہ سرفہرست تھے جنہوں نے اپنے خطوط میں مصنف کو اس اہم موضوع پر مقالہ لکھنے کی مبارکباد بھی دی۔ اگرچہ محترم مصنف کی خواہش تھی کہ یہ جلد شائع ہو اور اس کے تراجم بھی شائع کئے جائیں۔ مگر دورِ درویشی کے مالی حالات کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ الحمد للہ کہ اب یہ قیمتی مقالہ 40 سال کے بعد نظارت اشاعت ربوہ او نظارت نشر و اشاعت قادیان کی منظوری سے شائع ہوا ہے۔

اس مقالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں دقیق اور پیچیدہ فلسفیانہ بحثوں میں پڑے بغیر عام فہم رنگ میں قرآنی آیات کے حوالہ سے معبود حقیقی کو اس طور پر پیش کیا گیا ہے کہ قاری اپنے خدا کی حقیقی معرفت حاصل کر سکے اور اس کے غلط تصورات و نظریات کا بھی ازالہ ہو جائے اور محبت و قربت الٰہی حاصل ہو اور طبیعت خود بخود اس خالق و محسن حقیقی کی طرف مائل ہو جائے جس کا چہرہ اس مادی آنکھوں سے نظر نہیں آسکتا۔

چونکہ خدا تعالیٰ کا حقیقی تصور اور اصلی چہرہ نہ کوئی دیکھ سکتا ہے اور نہ جان سکتا ہے جب تک کہ وہ محسن ہستی خود کو اپنے بندوں پر ظاہر نہ کرے۔ لہٰذا اس نے اپنے وجود کو اپنے کلام کے ذریعہ ظاہر فرما دیا تاکہ اس کے دیکھنے اور چاہنے والے محروم نہ رہیں اور چہرہ دیکھنے کا طریق اس نے خود اپنی پاک کلام قرآن مجید کے ذریعہ آپ بتا دیا تاکہ اس کے چاہنے والے ہر دم اس کو دیکھ سکیں اور اس کے متلاشی اس کو پا سکیں اور اس سے دوری محسوس کرنے والے اس کے قریب آسکیں۔ فاضل مقالہ نگار نے سرچشمہ ہدایت قرآن مجید کے لامحدود خزانہ سے چند قیمتی گوہر اس کتاب میں سجا کر پیش کئے ہیں آپ نے قرآنی معارف کو نہایت آسان اور دل کو چھو جانے والے انداز سے بیان کیا ہے تاکہ محسن حقیقی کے انعامات اور بلا استحقاق کئے جانے والے بے شمار احسانات عظیمہ کا تذکرہ پڑھ کر روح انسانی گداز ہو کر آستانہ الوہیت پر اپنا سر رکھ دے اور اَنْتَ رَبِّیْ کہہ کر اس کے حضور ہمیشہ جھکی رہے۔

اس مقالہ کو بارہ باب پر تقسیم کیا گیا ہے جن میں علی الترتیب ہستی باری تعالیٰ کے ناقابل تردید ثبوت، توحید باری تعالیٰ کا ثبوت، شرک کیا ہے؟ شرک کا رد اور اس کے عظیم نقصانات، حق تعالیٰ کی معرفت، معبود حقیقی اور اس کی عبادت، حسن و احسان کا سرچشمہ معبود حقیقی، معبود حقیقی کا بندوں سے مکالمہ و مخاطبہ، رؤیت باری تعالیٰ صفات باری تعالیٰ کا پرتَو انسان پر انسان کاملؐ پر صفات باری تعالیٰ کا کامل پرتو، اسلام کا روحانی اور تعبُّدی پہلو، آزمائشوں کی بھٹی، خدا کی خوشنودی اور خفگی جنت اور دوزخ کا بیان، معبود حقیقی اور اس کے اولیاء کی مرادیابی، عناوین کے تحت معبود حقیقی کے متعلق قرآنی تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے اور آخر پر تتمہ میں معبود حقیقی کے حضور عاجز بندوں کی بعض دعائیں بیان کی گئی ہیں۔

اس کتاب میں زندہ خدا کے وجود کو پیش کیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق کئے جانے والے اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہے اس کتاب کا مطالعہ نہ صرف ایمان میں تازگی کا موجب ہوگا بلکہ اس سے معبود حقیقی کے قرب کی راہوں کی شناسائی حاصل ہوگی۔ کتاب کا ایک باب مکمل پڑھ لینے کے بعد قاری کی پیاس مزید بھڑکتی ہے حتی کہ اسے پوری کتاب پڑھ لینے پر مجبور کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ مصنف مرحوم کو اس کی بہترین جزا دے اور اپنی رضا کی دائمی جنتیں عطا کرے اور آپ کی اولاد در اولاد کو اپنے افضال و برکات عطا فرماتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ مکرم عبد الباسط قمر بقاپوری صاحب کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس علمی خزانہ کو زیور طباعت سے آراستہ کر کے قارئین کے استفادہ کے لئے پیش کیا ہے۔

(قریشی محمد فضل اللہ، نائب ایڈیٹر بدر)

یہ کتاب ہندوستان میں مندرجہ ذیل پتہ پر دستیاب ہے:۔

1. Unitech Publication Qadian, Distt. Gurdaspur, Punjab INDIA
(M) +0091-9872341117, +0091-9815617814
khursheedkhadim@yahoo.co.in, krishanahmad2@gmail.com
e-mail: maboodehaqeeqi@gmail.com
http://www.therealgod.org

۲......محمد اکبر ایم اے، محلّہ احمدیہ قادیان

خطبہ جمعہ

ہمیشہ مجرموں کا طریق ہے کہ اللہ کے پیاروں کی مخالفتیں کرتے ہیں اور ظاہر ہے جب مسیح موعود نے دعویٰ کرنا تھا تو اللہ تعالیٰ کی یہ ہمیشہ کی سنت یہاں بھی جاری ہونی تھی اور ہوئی۔

جو مجرم ہیں، جو نام نہاد علماء ہیں، جو لیڈر ہیں، جو عوام الناس کو مخالفتوں پر ابھارتے ہیں ان کی کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوں گی اور یقیناً کامیابی مسیح موعودؑ کی جماعت کو ہی ملنی ہے۔ انشاء اللہ

پاکستان میں ایک دفعہ پھر کلمہ طیبہ کی مخالفت میں شدّت۔ احمدیہ مساجد سے کلمہ طیبہ کومٹانے کی مذموم کوششیں۔

ہر احمدی یاد رکھے کہ یہ کلمہ ہے جس کی ہر بڑے، بچے، مرد، عورت نے حفاظت کرنی ہے تا کہ قیامت کے دن یہ کلمہ ہمارے حق میں گواہی دے اور انہیں مجرم ٹھہرائے

مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب آف کراچی کی شہادت کا تذکرہ

پاکستان کے دردناک حالات کے پیش نظر دعاؤں کی خصوصی تحریک۔ اس وقت پاکستان کی بقا بھی احمدیوں کی دعاؤں میں ہے۔

مصر میں جماعت کی مخالفت اور احمدیوں پر سراسر جھوٹے اور ظالمانہ الزامات۔ مصر کے اسیر راہ مولیٰ مکرم ڈاکٹر محمد حاتم صاحب کے بیٹے احمد محمد حاتم صاحب کی وفات کا تذکرہ۔

نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک عطاء محمد صاحب آف چک 152 شمالی، مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب آف کراچی اور مکرم احمد محمد حاتم صاحب آف مصر کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 21 رمئی 2010ء بمطابق 21 رہجرت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا (الفرقان: 32) جب دنیا میں انبیاء آتے ہیں تو انبیاء اور ان کی جماعتوں سے ہمیشہ یہ سلوک ہوتا ہے کہ ان کی مخالفت کی جاتی ہے، ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں قرآنِ کریم نے اسی بات کا نقشہ کھینچا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ ’’اور اسی طرح ہم ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیتے ہیں، اور بہت کافی ہے تیرا رب بطور ہادی اور بطور مددگار‘‘۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر نبی کی مخالفت کی گئی اور یہ مخالفت کرنے والے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے لوگ نہیں ہوتے بلکہ مجرموں میں سے ہیں۔ اور جب خدا کے نام پر خدا کے پیاروں کو تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں تو پھر ان مجرموں کے جرم بھی اور بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی فرمایا کہ یہ مخالفتیں مجرموں کا کام ہے۔ دشمنانِ دین ہمیشہ ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں کہ نبی کے پیغام کی مخالفت کریں۔ اس کے کام میں روکیں ڈالیں۔ اس کے ماننے والوں کو تکلیفیں پہنچائیں۔ لیکن یہ مخالفتیں، یہ تکلیفیں، یہ قتل مخالفین کو کبھی کامیاب نہیں ہوتے دیتے۔ آخر کار انبیاء ہی جیتا کرتے ہیں اور مخالفین اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نشانہ بنتے ہیں۔ مکّہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی، سورۃ الفرقان، جس کی آیت میں نے پڑھی ہے۔ مخالفین نے وہاں کیا کیا ظلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں پر نہیں کئے۔ ہر ظلم جو آپ پر ہوتا تھا اور آپ کے ماننے والوں پر ہوتا اس پر آپ صبر فرماتے اور صبر کرنے کی تلقین فرماتے۔ اس بارے میں تاریخ میں کئی ایک دردناک واقعات ہیں۔ ایک واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے جو عمّار ان کے والد یاسر اور والدہ سمیہ کا آتا ہے جن پر بے انتہا ظلم کیا جاتا تھا۔ ایسے ہی ایک موقع پر جب ان کو جسمانی اذیتیں دی جا رہی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور بڑے دردمند لہجے میں فرمایا کہ صَبْرًا آلَ يَاسِرَ فَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّة۔ کہ اے آل یاسر! صبر کرتے رہو، یقیناً تمہارے اس صبر کی وجہ سے تمہارے لئے جنت تیار کی گئی ہے۔ یاسر تو اس وقت اس اذیت کے دوران چند لمحوں میں ہی شہید ہو گئے اور بوڑھی سمیہ جن میں کچھ جان تھی ان کو ابوجہل نے ایک ایسا نیزہ مارا جو ان کے پیٹ کے نچلے حصے میں لگا اور وہیں تڑپتے ہوئے انہوں نے جان دے دی۔ (السیرۃ النبویۃ از احمد بن زینی دحلان، جزء اول ص 240، اور الرحیق المختوم از صفی الرحمٰن المبارکفوری صفحہ 107 مطبوعہ سعودی عرب ایڈیشن 2000ء) تو یہ ظلم تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے لئے روا رکھے گئے تا کہ کوئی آپؐ کے قریب نہ آئے۔ لیکن ان ظلموں سے سعید روحوں کو اور توجہ پیدا ہوئی۔ ان ایمان سے بھرے ہوئے دلوں کو دیکھ کر لوگوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مزید توجہ پیدا ہوئی۔ اسلام کا پیغام مکہ سے نکل کر مدینہ تک پہنچا اور وہاں اسلام پھیلنا شروع ہوا۔ حبشہ میں اسلام کا پیغام پہنچا۔ پس جب مکہ کے سرداروں اور ان کے چیلوں نے ظلم و بربریت کی انتہا کر دی تو اسلام کے پیغام کو دبانے کی بجائے یہ ظلم و بربریت اس پیغام کے پھیلانے کا باعث بن گئی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مخالفت سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہی مخالفت بہت سوں کی ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نصیر بھی ہے، ہادی بھی ہے۔ ہدایت دیتا ہے۔ نصیر بھی ہے، مدد کرتا ہے۔ وہ یقیناً تمہاری مدد کرے گا اور تمام تر مخالفتوں کے باوجود غلبہ اس کا ہو گا جسے خدا تعالیٰ نے مامور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی مدد کے لئے جب چاہتا ہے زمینی اور آسمانی نشان دکھاتا ہے۔ ایسے مجرموں کی ہلاکت کے لئے اپنی گہری تجلیاں بھی دکھاتا ہے، اور کبھی کوئی طاقتور بادشاہ، کوئی فرعون، کوئی سربراہ، انبیاء کے کاموں کو روک نہیں سکا۔ بلکہ مخالفتیں ترقی کے راستے دکھاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ جس طرح روڑی اور کھاد جو گند بلا ہوتا ہے۔ یہ فصلوں کی نشوونما کے لئے کام آتا ہے۔ اسی طرح یہ گندی مخالفتیں بھی الٰہی جماعتوں کے لئے کھاد کا کام دیتی ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 631) یہ مخالفت بھی بہت سوں کی ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔ پس یہ ہمیشہ مجرموں کا طریق ہے کہ اللہ کے پیاروں کی مخالفتیں کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے جب مسیح موعود نے دعویٰ کرنا تھا تو اللہ تعالیٰ کی یہ ہمیشہ کی سنت یہاں بھی جاری ہونی تھی اور ہوئی۔ آپ کی مخالفت بھی ہوئی، آپ کا استہزاء بھی کیا گیا۔ آپ کے ماننے والوں کو وقتاً فوقتاً تکلیفیں بھی دی جاتی رہیں اور دی جاتی ہیں۔ اور نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر مسلمانوں نے احمدیوں کو تکلیفیں دینا خدمتِ اسلام سمجھا ہے۔

سورۃ الفرقان کی اس آیت سے پہلے جو آیت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان: 31)۔ اور رسول نے کہا کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے۔ اس میں جہاں کفارِ مکّہ کے قرآن کو نہ ماننے کا بیان ہے وہاں اس زمانے میں جب مسیح موعود کی بعثت ہونی تھی اور آپ نے قرآنِ کریم کی حقیقی تعلیم کی طرف بلانا تھا، قرآنِ کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی دعوت دینی تھی، اس طرف بھی اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت خود تو قرآنِ کریم

کی تعلیم کو بھلا بیٹھی ہے اور جب زمانے کا امام بلاتا ہے کہ آؤ میں تمہیں قرآنی تعلیم کے اسرار اور رموز سکھاؤں تا کہ تم اس خوبصورت تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرو اور اسلام کا پیغام دنیا تک پہنچاؤ، تو اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ پس اس آیت کے بعد جو آیت ہے جس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے، جس کی ابھی تلاوت کی ہے۔ اس میں مسیح موعود اور آپ کی جماعت کو بھی تسلی کرائی گئی ہے کہ خدا اور قرآن کے نام پر جو تمہاری مخالفتیں کی جارہی ہیں یہ قرآنِ کریم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہیں۔ لیکن فکر کی کوئی بات نہیں، انبیاء سے یہی سلوک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہادی ہے، وہ اس سلوک کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت سوں کے ہدایت کے سامان بھی فرمائے گا۔ وہ تمہارا نصیر اور مددگار بھی ہے۔ جو مجرم ہیں جو نام نہاد علماء ہیں، جو لیڈر ہیں، جو عوام الناس کو مخالفتوں پر ابھارتے ہیں، ان کی کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوں گی۔ اور یقیناً کامیابیاں مسیح موعود کی جماعت کو ہی ملنی ہیں، انشاء اللہ۔

پس چاہے یہ لوگ مخالفتیں کریں، یا جتنا بھی زور لگانا ہے کسی بھی رنگ میں لگالیں۔ ان کی کوئی کوشش کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ اور یہ سب مخالفتیں ایک دن ان مخالفین پر ہی لوٹائی جائیں گی۔ پس ان مخالفین سے مَیں کہتا ہوں کہ اگر کوئی خوفِ خدا ہے، تو خدا تعالیٰ کی اس لاٹھی سے ڈرو جو بے آواز ہے اور اس کے عذابوں سے پناہ مانگو۔ کیونکہ وہ اپنے پیاروں کے لئے بہت غیرت دکھاتا ہے۔ پس یہ موقع جو اللہ تعالیٰ دے رہا ہے اس سے مخالفین کو فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بجائے نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر اپنی دنیا و آخرت خراب کرنے کے اس شخص کی بات سنیں جو بڑے درد سے یہ بات کہتا ہے۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا قابلِ رحم حالت اس قوم کی ہوگی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اگر خدا میں صفت رحمانیت کی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ تم اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے۔ پس آج بھی ہم اپنے مخالفین اور ان لوگوں سے جو احمدیوں کو تکلیفیں پہنچانا کارِ ثواب سمجھتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اُس اسوہ پر چلتے ہوئے، جو آپ نے اپنے اور ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہے، یہ کہتے ہیں کہ تمہاری ہمدردی اور خیر خواہی ہمیں مقدم ہے تمہاری قابلِ رحم حالت ہمیں بے چین کرتی ہے کہ کہیں اس حد تک خدا تعالیٰ کو ناراض نہ کرلو کہ واپسی کا کوئی راستہ نہ رہے۔ اس سے پہلے ہی خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی مخالفت اور استہزاء چھوڑ دو۔ امامِ وقت کے ماننے والوں کو خدا کے نام پر اذیتوں اور تکلیفوں کا نشانہ نہ بناؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو! اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلابِ عظیم کا وقت آ گیا۔ یہ رونے کا وقت ہے، نہ سونے کا۔ اور تضرع کا وقت ہے، نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام و کمال دیکھ لو۔ اور نیز اس نور کو بھی جو رحمتِ الٰہیہ نے اس ظلمت کو مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو۔ اور ناحق حقّانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بددعائیں مت کرو اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بے وقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا اور اپنے بندہ کا مددگار ہوگا۔ اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے''۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 54-53)

خدا کرے کہ ہمارے مخالفین کو عقل آ جائے اور وہ امامِ وقت کی مخالفت ترک کریں اور اس دردمندانہ پیغام کو سمجھیں۔

پاکستان میں بدنامِ زمانہ اور ظالمانہ قانون نے احمدیوں پر جو پابندیاں لگائی ہوئی ہیں۔ اس میں ایک یہ بھی ہے کہ احمدی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا کلمہ نہ پڑھ سکیں۔ نہ کسی جگہ لکھ کر اس کا اظہار کر سکتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً انتظامیہ جو ہے وہ احمدیوں کو اپنے ظلم کا نشانہ بنانے کے لئے اس قانون کو استعمال کرتی رہتی ہے۔ اور مولویوں کو خوش کرنے کے لئے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

گزشتہ دنوں سرگودھا کے ایک گاؤں چک منگلا میں رات کے وقت پولیس آئی اور احمدیہ مسجد پر سامنے تختی پر لکھا ہوا جو کلمہ آویزاں تھا، اس کو ایک بچہ وہاں کھڑا تھا، اس کو کہا کہ اتار دو اور اتار کر وہ تختی لے گئی۔ بہرحال جماعت نے راتوں رات ہی دوبارہ کلمہ لکھ دیا۔ بچہ چھوٹا تھا، احمدی تھا۔ بچے کو کس طرح ڈرا دھمکا کر انہوں نے یہ کام کروایا؟ اس کی تفصیل تو نہیں آئی، کس طرح اس نے تختی اتاری۔ مٹایا تو بہرحال نہیں، تختی اتار کر ان کو دی۔ لیکن یہ بھی نہیں ہونا چاہئے تھا۔ میں ہر احمدی بچے کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آئندہ کہیں بھی کوئی ایسا واقعہ ہو تو بچے پولیس کو یہ کہیں کہ تم نے اتارنا ہے تو اتار لو میں تو ایسی حرکت کبھی نہیں کر سکتا۔ چاہے جتنا بھی ظلم تم کرنا چاہتے ہو ہم پر کرلو۔

ہر احمدی یاد رکھے کہ یہ کلمہ ہے جس کی ہر بڑے، بچے، مرد، عورت نے حفاظت کرنی ہے۔ اگر قانون نافذ کرنے والے ادارے، یا ادارے کے افراد یہ حرکت کرتے ہیں تو کریں، ہم قانون سے نہیں لڑتے۔ لیکن ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے کبھی کسی بھی صورت میں اس بارے میں ان کا مددگار نہیں بننا۔ تا کہ قیامت کے دن یہ کلمہ ہمارے حق میں گواہی دے اور انہیں مجرم ٹھہرائے۔ پاکستان کا قانون کہتا ہے کہ احمدی کیونکہ ان کی بنائی ہوئی تعریف کے مطابق مسلمان نہیں ہیں اس لئے کلمہ پڑھنے اور لکھنے کی بھی ان کو اجازت نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں تمہاری تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ اور اس کے رسول نے کہہ دیا کہ جو کلمہ پڑھے وہ مسلمان ہے۔ بلکہ حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل ذکر جو ہے، اور ایک شخص کو مومن بناتا ہے۔ وہ صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا ہی ہے۔ ہمارے ایمان اور اسلام کو ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء:95)۔ اور جو تم پر سلام بھیجے، اسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں ہے۔

اور احمدی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اور تمام ارکانِ اسلام اور ارکانِ ایمان پر یقین رکھتے ہیں۔ اور یہ ایمان رکھتے ہوئے نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ حقیقی مومن ہیں۔ کیونکہ احمدی ہی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے زمانے کے امام کو بھی سلام پہنچایا ہے اور ان کی جماعت میں شامل ہیں۔

یہ کلمہ مٹانے کا واقعہ صرف وہیں ایک گاؤں میں نہیں ہوا۔ بلکہ پچھلے دن یا ایک دن بعد سرگودھا کے ایک اور گاؤں چک 152 شمالی میں بھی ہوا۔ وہاں بھی پولیس گئی، لیکن صدر جماعت دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے اور ان سے کہا کہ باوردی پولیس نے خود آنا ہے تو آئے، اور کوئی اندر نہیں آ سکتا۔ بوڑھے آدمی تھے اور دل کے مریض بھی تھے۔ انہوں نے کہا اگر کوئی آئے گا تو میری لاش پر سے گزر کے اندر جائے گا۔ ان کا نام ملک عطاء محمد صاحب ہے، اور مسلسل اس دوران یہ کلمہ کا ورد بھی کرتے رہے۔ پولیس بہرحال واپس چلی گئی کلمہ نہیں مٹایا۔ لیکن صدر صاحب کے متعلق امیر صاحب ضلع نے لکھا ہے کہ کیونکہ دل کے مریض تھے اس وجہ سے دل کی تکلیف بڑھ گئی۔ گھر گئے ہیں اور طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ اس دوران پورے عرصہ میں کلمہ کا ورد کرتے رہے۔ گھر جا کر ان کو بڑی شدت سے ہارٹ اٹیک ہوا۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ کل میں نے ان کا جنازہ ویسے ایک جنازہ کے ساتھ پڑھا دیا تھا۔

پاکستان میں آج کل مخالفت زوروں پر ہے۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی باہر کے احمدی دعا کریں۔ اور پاکستانی احمدیوں کو بھی میں یاد دہانی کرواتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کی بقا بھی احمدیوں کی دعاؤں میں ہے۔ اس لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ نام نہاد علماء نے کفر کے فتووں سے اس طرح عوام الناس کی عقلیں چکرا دی ہیں، کہ بالکل ہی ان کی عقل ماردی ہے۔ ان کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے۔ یہ بعض تو ایسے ہیں لوگ جو مجرم ہیں۔ قرآنِ کریم میں ان کا ذکر آتا ہے اور ان علماء کے دستِ راست ہیں۔ ان سے کسی نیکی کی امید رکھنا عبث ہے، فضول ہے۔ لیکن بعض ناسمجھ جنہیں دین کا علم نہیں ہے کم علمی میں مولویوں کی باتوں پر یقین کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے اور حقیقت کو سمجھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے نیک فطرت لوگ بھی ہیں جو مولویوں کی ان حرکتوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنے ملک کو بچانے کے لئے اپنی آواز بلند کریں اور بزدلی چھوڑیں۔ مولوی کو تو اپنی پڑی ہوئی ہے کہ اس کا ممبر قائم رہے جس پر کھڑا ہو کر وہ قوم کو بیوقوف بناتا رہے۔ یہی حال لیڈروں کا ہے۔ پاکستان میں معاشی بدحالی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ ٹی وی پروگراموں میں روز آتا ہے، اخباروں میں روز آرہا ہے۔ کسی کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ دہشت گردی زوروں پر ہے۔ اس کی بھی کسی کو پروہ نہیں ہے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔ روزانہ دس پندرہ لوگ مر رہے ہیں یا بعض دفعہ اس سے زیادہ۔ آسمانی آفات نے گھیرا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں کوئی سوچنے کو تیار نہیں ہے۔ اب گزشتہ دنوں سے ہنزہ میں جھیل نے ہی اس علاقے میں خوف و ہراس پھیلایا ہوا ہے۔ اور پانی کی سطح غیر معمولی بلند ہوتی چلی جارہی ہے اور ایک جھیل نے کئی جھیلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور کچھ پتا نہیں چل رہا کہ پانی کہاں سے آرہا ہے۔ ان کے سب اندازے جو ہیں غلط ہوتے چلے جارہے ہیں۔ کئی دیہات جو ہیں کئی گاؤں پانی کی لپیٹ میں آگئے ہیں پہاڑی کی طرف اوپر چڑھتے ہیں تو اوپر پانی پہنچ جاتا ہے۔ کہتے ہیں شاہِ قراقرم ڈوب گئی ہے۔ راستے مسدود ہو گئے ہیں۔ اب تو اتنی شدت ہوگئی ہے پانی کی کہ کشتیوں کے ذریعے جو مدد کر رہے تھے اس کو بھی انہوں نے ختم کر دیا۔ پہاڑوں کے اوپر چلتے چلے جارہے ہیں لیکن وہاں تک پانی پہنچ رہا ہے، آہستہ آہستہ وہ بھی پیچھا کر رہا ہے۔ اور اب تو سنا ہے کہ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے سے بھی لوگوں کو نکالنا مشکل ہوگیا ہے۔ تو یہ تو وہاں کے حالات ہیں۔ یہ غور کریں یہ سب کچھ کیا ہے؟ اور اب جو پانی کی سطح ہے، وہ اتنی بلند ہو رہی ہے کہ spillway کی خطرناک حد تک پہنچنے کے بعد جو spillway بنایا گیا تھا، وہاں سے اگر بہے گی تو یہ بھی خطرہ ہے کہ اس کو بھی ساتھ بہا کر نہ لے جائے۔ اور جتنا پانی بہے گا وہ پھر نچلے علاقوں میں تباہی پھیلائے گا اس کا بھی کہتے ہیں کچھ اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ سب باتیں جو ہیں ان کے کانوں پر جوں تک رینگنے کا باعث نہیں بن رہیں۔ ان کو کوئی توجہ نہیں، کوئی فکر نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ فکر ہے تو ایک ہے کہ احمدیوں کے خلاف گند اگلو اور احمدیوں کی مسجدوں سے کلمے مٹاؤ۔ ان کو قتل کرو۔ احمدی کو قتل کرنا تو شہادت کا درجہ رکھتا ہے۔ کیونکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قتل کئے جارہے ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہنے کے باوجود ان کو قتل کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ تم نے دل چیر کر دیکھا تھا کہ کلمہ دل سے پڑھ رہا ہے یا اوپر سے پڑھ رہا ہے؟ آپؐ کے صحابہ کو تو پتہ نہ چلا کہ کلمہ دل سے پڑھا جارہا ہے یا اوپر سے پڑھا جارہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کو براہِ راست اللہ تعالیٰ کی رہنمائی تھی ان کو تو پتہ نہ چلا کہ کلمہ کس

جگہ سے پڑھا جارہا ہے۔ یہ دلی کیفیت ہے یا اوپر سے پڑھا جارہا ہے؟ ان مولویوں کو دل کی کیفیت کا پتہ چل جاتا ہے کہ کلمہ بظاہراً پڑھتے ہیں۔

گزشتہ دنوں دو دن پہلے پھر کراچی میں ایک شہادت ہوئی ہے۔ مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب گلشنِ اقبال کراچی کے رہنے والے تھے۔ ان کا میڈیکل سٹور تھا، رات کو ساڑھے بارہ بجے دکان بند کر کے اپنے کاروبار سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں ان کو روک کر کنپٹی پر پستول رکھ کر ان کو شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر 48 سال تھی خادم کی حیثیت سے بھی اور بعد میں انصار اللہ میں جانے کے بعد ناصر کی حیثیت سے بھی یہ بڑے ایکٹو (Active) ممبر تھے۔ خاص طور پر قرآنِ کریم کی تلاوت کا ان کو بڑا شوق تھا نظم اور تلاوت کے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لیتے رہے۔ نہایت شریف النفس اور فدائی احمدی تھے۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ ان کی والدہ بھی حیات ہیں۔ دو بیٹیاں قرۃ العین عمر 19 سال اور طوبیٰ عمر 14 سال اور ایک بیٹا ہے فائق احمد عمر 17 سال۔ اللہ تعالیٰ ان کے والدہ کو اور بچوں کو صبر عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ تو یہ سب ظلم جیسا کہ میں نے کہا یہ شہادتیں، یہ تکلیفیں، یہ قتل، یہ کلمے مٹانے، ان مولویوں کے بھڑکانے کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔

مسلمان اور مؤمن کی تعریف جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کی ہے وہ تو میں نے بتا دی کہ کیا ہے؟ اب ان قتل کرنے والوں کے بارے میں قرآنِ کریم کیا کہتا ہے؟ فرماتا ہے وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خٰلِدًا فِیْھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا (النساء:94) اور جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والا ہے۔ اور اللہ اس پر غضب ناک ہوا اور اس پر لعنت کی۔ اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور پھر احمدی تو ایک طرف رہے، جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ایک دوسرے کی مخالفت میں جو خود تعریف کرتے ہیں، مسلمان کی جو نام نہاد تعریف ہے، اس تعریف کے مطابق جس کو مسلمان کہتے ہیں ان کو بھی قتل کرتے چلے جارہے ہیں۔ روزانہ پاکستان میں قتل ہو رہے ہیں۔ ذرا علماء اس بات پر بھی تو غور کریں۔ کسی جرم کے لئے ابھارنے والا اور پلاننگ (Planning) کرنے والا اسی طرح مجرم ہوتا ہے جس طرح وہ عمل کرنے والا مجرم ہے۔ بہر حال ہماری طرف سے تو یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ اور ہم نے ہمیشہ صبر کیا ہے اور صبر کرتے چلے جائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور اللہ تعالیٰ شہیدوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا۔ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ (آل عمران 170) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو ہرگز مردہ گمان نہ کرنا بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور انہیں ان کے رب کے ہاں رزق عطا کیا جارہا ہے۔

پس شہیدوں کے لئے تو اخروی نعمتوں کا فیضان جاری ہے اس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ہمیشہ کی زندگی ان کا مقدر بن گئی ہے۔ لیکن مخالفین کے بارے میں فرماتا ہے کہ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ اَنَّکُمْ تُکَذِّبُوْنَ (الواقعۃ:83) کہ اپنا حصہ رزق تم نے صرف جھٹلانا بنا لیا ہے۔ تم مولویوں کی روٹی بھی اسی لئے ہے اور سیاستدانوں کی بھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تکذیب کی جائے آپ کو جھٹلایا جائے۔ گویا یہ ان کا ذریعہ رزق بن گیا ہے۔ ان کا جھٹلانا جو ہے ان کے رزق کا ذریعہ بن گیا ہے اور حقیقی رازق کو وہ بھول چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس جھٹلانے اور قتل کرنے کی سزا کا اعلان خود خدا تعالیٰ نے سورۃ نساء کی جو پہلی آیت میں نے پڑھی ہے اس میں بیان کر دیا ہے۔ پس یہ خوف کا مقام ہے، ان کو کچھ ہوش کرنی چاہئے۔ جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ دنیا میں مخالفت بھی پھیل رہی ہے۔ اور یہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے عین مطابق ہے کہ ہر نبی کی مخالفت ہوئی ہے اور ہوتی ہے۔ پس مسیح موعود کی بھی ہونی تھی اور آپ کے ماننے والوں کی بھی مخالفت ہر اس جگہ ہونی تھی جہاں احمدیت ہے اور مختلف طریقوں سے یہ ہو رہی ہے۔ کہیں زیادہ، کہیں کم۔

آج کل جیسا کہ میں گزشتہ خطبہ میں بتا چکا ہوں مصر میں بھی جماعت کی مخالفت بہت زیادہ ہے۔ اور اس مخالفت کی وجہ سے حکومت کے بعض ادارے بھی مولویوں کے پیچھے لگ کر اس میں شامل ہو گئے ہیں اور احمدیوں کو حراست میں رکھا ہوا ہے، اور ان پر الزامات ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نعوذ باللہ احمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب سے افضل ہے اور آپ کے بعد نہ کوئی شرعی نبی آ سکتا ہے اور نہ قرآنِ کریم کے بعد کوئی اور شرعی کتاب اتر سکتی ہے۔ پس حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا جو دعویٰ ہے وہ خالصتاً آپ ﷺ کی غلامی میں اور آپ ﷺ سے فیض پاتے ہوئے دعویٰ ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس لئے مبعوث کیا کہ میں اس زمانے میں سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق ہوں۔ پس اِن پڑھے ہوئے لوگوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ آنکھیں بند کر کے کم علموں کی طرح سنی سنائی باتوں پر یقین کرنے کی بجائے احمدیت کا پیغام تو پڑھیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا دعویٰ تو دیکھیں پھر اگر الزام ثابت ہوتا ہو تو دکھائیں۔ پہلے ہمارا مؤقف تو سنیں۔ احمدیت کا مؤقف تو سنتے نہیں اور سننے کو تیار بھی نہیں اور یک طرفہ فیصلہ کرتے چلے جارہے ہیں۔ خدا کا خوف کرنا چاہئے اور خدا کے غضب سے ڈرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اسلام کے لئے خدمات کا مشاہدہ تو کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمدیوں کی غیرت اور حمیت کو تو پرکھیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہم ملزم نہیں، آپ لوگ مجرم ہوں گے۔ وہ لوگ مجرم ہوں گے جو بغیر دیکھے ایک فیصلہ ٹھونستے چلے جارہے ہیں۔

ان علماء کی حالت کا نقشہ تو ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جن الفاظ میں کھینچا ہے، وہ میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے سے لے کر آج تک ان نام نہاد علماء کی فطرت اور ان کی حرکتوں میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اور وہ لوگ جو کہتے ہیں جو ہم علمائے اسلام ہیں اور نبی کے دین کے ایک نَر عالم ہیں، سو ہم ان کو ایک سست الوجود اور چارپایوں کی طرح کھانے پینے والے دیکھتے ہیں۔ وہ اپنی باتوں اور قلموں سے کچھ بھی حق کی مدد نہیں کرتے، بجز اللہ جلّ شانہ کے اُن خاص بندوں کے جو تھوڑے ہیں۔ اور اکثر کو تُو ایسا پائے گا کہ اہلِ حق کا کینہ رکھتے ہوں گے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی حق کی بات سن کر ان میں شور و غوغا پیدا نہ ہو۔ وہ نہیں جانتے کہ حق اور صواب کیا چیز ہے؟ وہ فتنہ سے باز نہیں آتے اور حق کے ساتھ باطل باتوں کو ملاتے ہیں تا اپنی نکتہ چینی سے جاہلوں کو دھوکہ میں ڈالیں‘‘۔

اور ان میں سے جو ہم نے ذکر کیا ایک یہی ہے کہ احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی مان کر نعوذ باللہ خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے۔ اور اسی نے کم علم اور معصوم لوگوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکایا ہوا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’اور وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے اس کو ایک خنّاس سمجھتے ہیں اور مومنوں کو کافر ٹھہراتے ہیں۔ ان کے قدم بجز دروغگوئی کے کسی طرف حرکت نہیں کرتے اور ان کی زبانیں بجز کافر بنانے کے کسی طرف جھکتی نہیں اور نہیں جانتے کہ دین کی خدمت کیا شے ہے۔ انہوں نے حق کو باطل کے ساتھ ملایا اور دیدہ و دانستہ ہم پر افتراء کیا۔ پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ایک بڑی مصیبت ہے کہ اس زمانے کے اکثر علماء دیانت اور امانت سے باہر نکل گئے ہیں۔ اور دینی دشمنوں کی مانند کام کر رہے ہیں اور جھوٹ پر گرے جاتے ہیں تا اس کو حق کے حملہ سے بچالیں‘‘۔ (جھوٹ کو حق سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں)۔

فرمایا: ’’اور خداوند ذوالجلال کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے اور عناد رکھنے والوں کی طرح کافروں کو مدد دے رہے ہیں۔ اور اپنے دلوں میں یہ بات بٹھالی ہے کہ وہی حق پر ہیں حالانکہ سراسر ہلاکت کی راہ پر چلتے ہیں۔ وہ صرف اپنی نفسانی آرزوؤں کو جانتے ہیں اور معانی کو نہیں ڈھونڈھتے اور نہ غور کرتے ہیں۔ سچی بات کو سن کر پھر سرکشی کرتے ہیں گویا وہ موت کی طرف بلائے جاتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ دنیا سخت بے وفا اور زمانہ منہ کے بل گرنے والا ہے پھر دنیا پر عاشقوں کی طرح گرتے ہیں۔ اور بعض ان کے کام وہ ہیں جو گھر میں کرتے ہیں اور بعض وہ کام ہیں جو دکھلانے کے لئے ہیں‘‘۔ یعنی گھر میں کچھ اور ہیں باہر کچھ اور ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے گھروں کی ایک مثال دی ہوئی ہے۔ ایک دفعہ ایک مولوی صاحب بڑے وعظ کر رہے تھے اور اسلام کی خاطر مالی قربانی کی تحریک کر رہے تھے اور ان کی بیوی بھی یہ سن رہی تھی اور اس پُر جوش تقریر کو سن کر بڑی متاثر ہوئی اور گھر آ کر اپنے سونے کے کڑے اور زیور اتار کر مولوی صاحب کو دیا کہ یہ میری طرف سے اس تحریک کے لئے ہیں۔ مولوی نے کہا یہ کیا؟ اس نے کہا کہ آپ نے اتنی شدت سے تحریک کی تھی کہ میں بھی جذباتی ہوگئی تھی اور میں یہ پیش کر رہی ہوں۔ تو مولوی صاحب کا جواب تھا یہ تمہارے لئے تھوڑا تھا یہ تو دوسروں کے لئے تھا۔ تو یہ ان کے حال ہیں۔ فرمایا: ’’سو بدکاروں پر واویلا ہے۔ انہوں نے خوب دیکھ لیا کہ کافروں کا فساد کیسا بڑھ گیا۔ اور وہ خوب جانتے ہیں کہ دین شریروں کا نشانہ بن گیا‘‘۔ یہ سب جو غیروں کی بھی جرأت بڑھتی جارہی ہے، یورپ میں بھی اور بعض جگہ جو ویب سائٹس پہ اخباروں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مواد دیا جاتا ہے، یا اب پاکستان میں facebook بند کر دی گئی ہے۔ facebook پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کچھ بیہودہ چیزیں دی گئی ہیں۔ تو یہ صرف اس لئے ہے کہ ان سب کو پتہ ہے کہ مسلمان ایک نہیں ہیں اور جو چاہے کر لو یہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے اور بڑی جلدی بِکنے والے ہیں۔ اور زمانے کا امام جو مردِ میدان بن کر آیا ہے جو اسلام کے دفاع کے لئے آیا ہے اس کی مدد کرنا نہیں چاہتے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ کافروں کا فساد کیسا بڑھ گیا ہے۔ یہ خوب دیکھتے ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ ’’دین شریروں کا نشانہ بن گیا۔ اور حق بدکاروں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا۔ پھر غافلوں کی طرح پڑے سوتے ہیں اور دین کی ہمدردی کے لئے کچھ بھی توجہ نہیں کرتے۔ ہر ایک دکھ دینے والی آواز کو سنتے ہیں۔ پھر کافروں، ناپاکوں کی باتوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے۔ اور ایک ذی غیرت انسان کی طرح نہیں اٹھتے بلکہ حمل دار عورتوں کی طرح اپنے تئیں بوجھل بنا لیتے ہیں حالانکہ وہ حمل دار نہیں۔ اور جب کسی نیکی کی طرف اٹھتے ہیں تو سست اور ڈھیلے اٹھتے ہیں۔ اور تو محنت کشوں کے لچھن ان میں نہیں پائے گا۔ اور جب کوئی نفسانی حظّ دیکھیں تو تُو دیکھے گا کہ اس کی طرف دوڑتے بلکہ اچھلتے چلے جاتے ہیں‘‘۔ (انسانی خواہشات کی طرف اچھلتے ہیں)۔ فرمایا: ’’یہ تو ہمارے بزرگ علماء کا حال ہے۔ مگر کافر تو اسلام کو مٹانے کے لئے سخت کوشش کر رہے ہیں اور ان کے تمام مشورے اسی مقصد کے لئے ہیں اور باز نہیں آتے‘‘۔

(مِنن الرحمٰن روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 177 تا 179)

علماء کی حالت کا نقشہ کھینچ کر اور اسلام کی حالت کا بیان کر کے یہ درد کا اظہار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ

السلام نے کیا ہے؟ اور کیا ان کو کرنا چاہئے؟ اور کیا ان کے عمل ہیں؟ آپ نے یہ لکھ کر صرف علماء پر اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ جیسا کہ ہم تو جانتے ہیں کہ 80 سے زائد کتابیں اسلام کے دفاع میں لکھیں۔ علماء کو بھی حق کا راستہ دکھانے کی کوشش کی۔ ہر مذہب کو مقابلے پر بلایا اور اسلام کی بالادستی ثابت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اپنے ماننے والوں کے دلوں میں قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قیام کے لئے اپنی جان ہلکان کی۔ اپنے پیچھے ایسی جماعت چھوڑی جو اس مشن کو آگے بڑھا رہی ہے۔ آپ کے کارناموں کا ہر انصاف پسند نے اقرار کیا۔

آپ کی وفات پر جو غیروں نے اظہار کیا اس میں سے ایک نمونہ مَیں پیش کرتا ہوں۔ مولانا ابوالکلام آزاد ایک مسلمان لیڈر تھے، احمدی نہیں تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر لکھا کہ

’’مرزا صاحب کی اس رِحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی، خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے تا کہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست و پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے‘‘۔ یہ تو ان کا خیال تھا بہر حال، ان کو یہ نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جماعت تھی اور آپ کا جو خزانہ تھا، جو ہمیں دے گئے ہیں وہ آج تک مخالفین کے منہ بند کرتا چلا جا رہا ہے۔

پھر یہ آگے لکھتے ہیں: ’’مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا، قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جب کہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے، ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے کہ وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نَسْیًا مَنْسِیًّا نہیں ہو سکتا جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کی طرف سے عالمِ اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے، اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے‘‘۔ (مسلمانوں ہی کا کام تھا جو اسلام کی حفاظت کرنا۔ وہ تو اپنے قصوروں کی وجہ سے صرف سسک رہے تھے۔ کچھ کر نہیں سکتے تھے کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے دفاع کا کام کیا۔)۔ پھر لکھتے ہیں: ’’اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے۔ یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفانِ حقیقی کو سرِ راہ منزل مزاحمت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی‘‘۔ اسلام کی جو عرفان کی روشنی تھی اس عیسائی دنیا کو اپنے لیے اپنے راستے میں اپنی ترقی کے راستے میں روک سمجھ کر مٹانے کے درپے تھی۔ ’’اور عقل اور دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری کے لئے ٹوٹی پڑی تھیں‘‘۔ ساری عقلیں بھی ان کے ساتھ تھیں، دولتیں بھی ان عیسائی مشنوں کے ساتھ تھیں۔ ’’اور دوسری طرف ضعفِ مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلے پر تیر بھی نہ تھے‘‘۔ وہ تو توپیں لے کر آئے ہوئے تھے۔ یعنی اپنی دولت اور کتابوں اور دلیلوں کے ساتھ اور مسلمانوں کی حالت یہ تھی اب مسلمانوں کے پاس ایک تیر بھی نہیں تھا ’’اور حملہ آور اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا‘‘۔ نہ حملے کرنے کی طاقت تھی، نہ دفاع کرنے کی طاقت تھی۔ آگے کہتے ہیں کہ ’’مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا‘‘۔ ایک حصہ کیا۔ یہ سارے کا سارا جو کام ہے، مرزا صاحب کو ہی حاصل ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی حاصل ہوا۔ مسلمانوں ہی نے نہیں، جو مسلمان تھے حقیقت پسند مسلمان تھے، جیسا کہ ایک میں نے بیان کیا ہے، انہوں نے ہی تعریف نہیں کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کی بلکہ غیر مسلم بھی آپ کے کام سے خوفزدہ تھے۔

آپؑ اسلام کے ایک عظیم جرنیل تھے۔ آپ کی تعلیم نے عیسائیت کی ترقی کی راہیں روکیں۔ اور عیسائیوں کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا کہ ان کی ترقی نہ صرف ہندوستان میں، بلکہ افریقہ میں بھی جماعت احمدیہ نے جو اسلام کے پیغام کا طریق اختیار کیا ہے اس کی وجہ سے رک گئی ہے۔ اس کے دو نمونے پیش کرتا ہوں۔

امریکی مشن کے پادری مسٹر ویورڈ گار نے لکھا ہے کہ: جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے جو اسلامی کمک یہاں پہنچی ہے (سیرالیون میں) اس نے لکھا ہے اس سے روکوپور کے نواحی علاقے (روکوپور ایک سیرالیون کا شہر ہے) میں اس جماعت کی مضبوط مورچہ بندی ہو گئی ہے اور اب عیسائیت کے مقابلہ میں تمام تر کامیابی اسلام کو نصیب ہو رہی ہے۔ مثال کے طور پر اس مقابلہ کی صف آرائی کے نتیجہ میں تھوڑا عرصہ ہوا، شہر کامیہ میں امریکن عیسائی مشن بند کرنا پڑا۔

(اخبار ویسٹ افریقن فروری 1947ء) (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 450 جدید ایڈیشن)

پھر ایک اور عیسائی مصنف ہیں ایس جی ولیم سن، غانا یونیورسٹی کے پروفیسر اپنی کتاب کرائسٹ اور محمدؐ میں لکھتے ہیں کہ غانا کے شمالی حصے میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمدؐ کے پیروؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے۔ اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصہ میں عیسائیت آج کل ترقی کر رہی ہے۔ لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا اب معرضِ خطر میں ہے۔ (خطرے میں آ گیا ہے)۔ اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھچی چلی جا رہی ہے۔ اور یقیناً یہ صورتِ حال عیسائیت کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہو گا یا صلیب کا؟‘‘ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہلال کا ہی غلبہ ہونا ہے۔ (تعارف کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ XiV-XV)

آپؑ (حضرت مسیح موعودؑ) اپنی حالت کے بارے میں فرماتے ہیں، کیا درد ہے کہ:

’’میری روزانہ زندگی کا آرام اسی میں ہے کہ میں اسی کام میں لگا رہوں، بلکہ میں اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا کہ میں اُس (یعنی خدا) کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس کی کلام کا جلال ظاہر کروں۔ مجھے کسی کی تکفیر کا اندیشہ نہیں اور نہ کچھ پروا۔ میرے لئے یہ بَس ہے کہ وہ راضی ہو جس نے مجھے بھیجا ہے۔ ہاں میں اس میں لذت دیکھتا ہوں کہ جو کچھ اس نے مجھ پر ظاہر کیا، وہ مَیں سب لوگوں پر ظاہر کروں۔ اور یہ میرا فرض بھی ہے کہ جو کچھ مجھے دیا گیا وہ دوسروں کو بھی دوں۔ اور دعوتِ مولیٰ میں ان سب کو شریک کر لوں جو ازل سے بلائے گئے ہیں۔ میں اس مطلب کے پورا کرنے کے لئے قریباً سب کچھ کرنے کے لئے مستعد ہوں اور جانفشانی کے لئے راہ پر کھڑا ہوں۔ .... اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور میرے تمام ارادے اور امیدیں پوری کر دے گا‘‘۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 520-519)

پس کیا ایسے شخص کے بارے میں یہ بیہودہ الزام لگایا جا سکتا ہے کہ نعوذ باللہ وہ اپنے آپ کو خاتم النبیین سمجھتا ہے۔ اور اس کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچا ہے؟ ہم ہی ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو سمجھتے ہوئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے حقیقی معنی کو سمجھنے والے ہیں۔ ہم ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختمِ نبوت کو سمجھنے والے ہیں۔ وقتاً فوقتاً احمدیوں پر الزام تراشی کرتے ہوئے ہمارے خلاف جو نام نہاد علماء مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکا کر اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں، یا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان حقائق کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کو چاہئے کہ دیکھیں اور پرکھیں۔

جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے، احمدی اپنی جانوں کو تو قربان کر سکتے ہیں لیکن کبھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے حقیقی معنی سمجھ کر پھر اس سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ یہ جو کلمے مٹائے جاتے ہیں، یہ جو کلمے کی حفاظت کے نام پر احمدیوں کو جیلوں میں ڈالا جاتا ہے، جو کلمے کے نام پر احمدیوں کو شہید کیا جاتا ہے یہی کلمہ مرنے کے بعد ہمارے حق میں خدا تعالیٰ کے حضور گواہی دے گا کہ یہی حقیقی کلمہ گو ہیں۔ اور یہی کلمہ احمدیوں پر ظلم کرنے والوں اور ان کو شہید کرنے والوں کے بارے میں قتلِ عمد کی گواہی دے گا۔ پس ہم خوش ہیں کہ جنت کی خوشخبری دے کر اللہ تعالیٰ ہمیں دائمی زندگی سے نواز رہا ہے۔ پس جہاں شہداء دائمی زندگی کی خوشخبری پا رہے ہیں وہاں ہم سب جو ہیں اور ہم میں سے ہر ایک جو ثباتِ قدم کا مظاہرہ کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے پیار کو یقیناً جذب کرنے والا ہے۔ پس اس روح کو کبھی مرنے نہ دیں۔ کبھی مرنے نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آج میں اس شہید کا جنازہ بھی ابھی جمعہ کے بعد پڑھوں گا۔ اور ملک عطاء محمد صاحب کو بھی بیچ میں شامل کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہمارے مصر کے ایک احمدی احمد محمد حاتم حلمی شافعی یہ 20 مئی کو گردے فیل ہونے کی وجہ سے جوانی کی عمر میں ہی فوت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی 20، 22 سال کی عمر تھی۔ یہ ڈاکٹر محمد حاتم صاحب کے بڑے بیٹے تھے، اور حلمی شافعی صاحب مرحوم کے پوتے تھے۔ حلمی شافعی صاحب کو تو سارے جانتے ہیں۔ یہ لقاء مع العرب میں ان کے کافی پروگرام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ ریکارڈ ہوئے ہوئے ہیں۔ یہ بچپن سے معذور تھے۔ اور wheel chair پر تھے۔ لیکن اس کے باوجود بڑے صبر سے اپنی بیماری برداشت کرتے رہے اور اپنی والدہ کو بھی کہتے تھے کہ میں صبر سے سب کچھ برداشت کرتا ہوں پریشان نہ ہوں۔ ان کی والدہ کہتی ہیں کہ میں حیران ہوتی تھی ان کا صبر دیکھ دیکھ کے۔ اور تسلی جب ان کو دلائی جاتی، جب بیماری ان کی بڑھی ہے، تو خود ہی اپنی والدہ کو، اپنے عزیزوں کو بڑی تسلی دیا کرتے تھے۔ والدہ نے کہا کہ سب بہن بھائیوں سے بڑھ کر یہ ہماری اطاعت کرنے والے تھے۔ اور ان کے والد ڈاکٹر حاتم شافعی صاحب جو ہیں، میں نے ذکر کیا ہے مصریوں کا، کہ ان کو جیل میں رکھا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ اور حاتم صاحب صدر جماعت بھی ہیں۔ تو وہ جیل میں تھے جب یہ فوت ہوئے ہیں۔ باوجود معذوری کے، معذور تو تھے لیکن بزنس کی ڈگری انہوں نے لی ہے، پڑھتے رہے ہیں۔ کمپیوٹر کے کورس کئے ہوئے تھے۔ اور یہ بڑا ارادہ رکھتے تھے کہ اپنے دادا مرحوم کی طرح جماعتی لٹریچر میں ان کی مدد کریں گے۔ خلافت سے بڑی محبت کا تعلق تھا، میرے اس عرصے میں گزشتہ دو دفعہ یہاں جلسہ میں بھی آ چکے ہیں۔ والدہ یہ کہتی ہیں کہ وفات کے وقت ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِی بِبَکَّۃَ، اور پھر لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہا۔ گردے فیل ہونے کی وجہ سے کچھ عرصے سے ڈائی لیوسز (Dialysis) کے لئے جاتے تھے۔ والد ان کے اسیر راہِ مولیٰ ہیں اور ابھی جیل میں ہی ہیں، وہ تو ان کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند کرے۔ اور والدین کو اور عزیزوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔

☆☆☆

تصحیح و معذرت: بدر مجریہ 24 جون 2010ء شمارہ 25 کے صفحہ اوّل پر کالم نمبر 2 کے آخری پیراگراف کی پہلی سطر میں لفظ ’’شریر‘‘ کی جگہ ’’شریف‘‘ لکھا گیا ہے۔ قارئین اس سطر کو اس طرح پڑھیں: ’’مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اُٹھاتا ہے۔‘‘ ادارہ اس غلط پر معذرت خواہ ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کی آمد آمد

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد۔لندن)

جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہونے میں گنتی کے چند روز رہ گئے ہیں۔یہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں منعقد ہونے والا چوالیسواں جلسہ سالانہ ہے اور خلافت خامسہ کا آٹھواں جلسہ سالانہ ہے اور اپنے اندر ایک مرکزی جلسہ کا رنگ رکھتا ہے۔۱۸۹۱ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی۔پہلا جلسہ مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا۔حاضرین کی کل تعداد ۷۵ نفوس پر مشتمل تھی۔پھر دنیا نے دیکھا کہ یہ جلسہ ترقی کرتا کرتا ساری دنیا میں پھیل گیا اور آج عالم احمدیت میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے کیلنڈر کا ایک ایسا ایمان افروز حصہ بن گیا ہے جس کا ہر ملک کے احمدیوں کو ہمیشہ انتظار رہتا ہے۔

لندن میں منعقد ہونے والا جلسہ تو اپنی ایک منفرد شان رکھتا ہے۔یہ جلسہ ایک مرکزی جلسہ کے طور پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی براہ راست نگرانی میں،آپ کی ہدایات کے تابع منعقد ہوتا ہے۔جلسہ شروع ہونے میں ابھی چند دن رہتے ہیں لیکن ابھی سے لندن میں بیت الفضل اور بیت الفتوح میں جلسہ سالانہ کی گہما گہمی اور رونق شروع ہو چکی ہے۔اکناف عالم سے آنے والے مخلصین کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔خاص طور پر نمازوں کے اوقات میں اور حضور انور سے انفرادی ملاقاتوں کے وقت میں ان مخلصین کا شوق اور اظہار محبت دیدنی ہوتا ہے۔ہر طرف مصافحوں،معانقوں اور ملاقاتوں کی رونقیں ہیں اور یہ کیفیت دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ہر طرف بہار کا ایک سماں ہے۔باہم مل کر ایمانوں کو تازگی نصیب ہوتی ہے باہم مودت اور محبت کے سلسلے استوار ہوتے ہیں اور یہی تو اس روحانی اجتماع کا بنیادی مقصد ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ سالانہ کوئی دنیاوی میلہ یا اجتماع نہیں ہے۔یہ خالصتاً ایک علمی اور روحانی اجتماع ہے۔اس کا ایک مقصد تربیتی لحاظ سے اپنے آپ کو ایک تربیت یافتہ احمدی بنانا ہے۔عظیم الشان مقاصد کی خاطر اس جلسہ سالانہ کا آغاز کرتے ہوئے مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا:

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۱)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ کے یہ سب مقاصد سال بہ سال احسن رنگ میں پورے ہو رہے ہیں اور دنیا کے سب ممالک جلسہ سالانہ کے فیضان سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ کی ساری برکات اور مصروفیات کا محور جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجود ہے۔آپ کے رخ انور کی ایک جھلک دیکھنے،آپ کے قرب میں بیٹھنے،آپ کے پیچھے نمازیں ادا کرنے سے لطف اندوز ہونے،آپ کے روح پرور ارشادات سے استفادہ کرنے اور اگر ہو سکے تو آپ سے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کی بے تاب تمنائیں لیکر عشاق احمدیت قافلہ در قافلہ لندن تشریف لاتے ہیں۔باہر سے آنے والوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے کہ جن کا لندن میں کوئی عزیز رہتا ہے نہ کوئی رشتہ دار اور پھر ان کو لندن کی کسی عمارت یا کسی بازار یا کسی اور جگہ میں کوئی دلچسپی بھی نہیں ہوتی۔ان کی خواہشات اور تمنائیں اور دلی آرزوئیں بس ایک ہی نقطہ پر مرکوز ہوتی ہیں اور وہ ہوتا ہے خلیفہ وقت سے روحانی فیض حاصل کرنا۔اور یہ وہ سعادت مند اور خوش بخت لوگ ہیں جو اپنا سارا وقت بیت الفضل کے گردونواح میں گزار دیتے ہیں۔جلسہ شروع ہوتا ہے تو حدیقۃ المہدی کو اپنا ٹھکانہ بنا لیتے ہیں۔جہاں جہاں شمع جاتی ہے وہیں یہ پروانے بھی ساتھ جاتے ہیں۔جلسہ کی برکتوں سے جھولیاں بھرنے کے بعد پھر واپس بیت الفضل میں ڈیرہ لگا لیتے ہیں اور پھر یہیں سے سیدھے ہوائی اڈہ جا کر اپنے گھروں کے لئے واپس روانہ ہو جاتے ہیں۔

دنیاداروں کی نظر میں لندن کا یہ کیا سفر ہوا کہ نہ کوئی پارک دیکھا نہ کسی تاریخی علاقہ کی سیر کی۔نہ کسی بازار کی شکل دیکھی۔نہ کسی جگہ سیر و تفریح کیلئے گئے۔لیکن کوئی ان فرزانوں سے پوچھے تو سہی کہ وہ یہاں آکر کیا کما کر گھروں کو لوٹے۔وہ روحانی دولت سے مالا مال ہو کر اپنے اہل و عیال میں واپس جاتے ہیں۔ایسی دولت جو ان کی دنیا بھی روحانی طور پر سنوار دیتی ہے اور آخرت بھی۔وہ اس دولت کو اپنے اہل و عیال اور رشتہ داروں میں دل کھول کر تقسیم کرتے ہیں۔ان کی باتیں،ان کے تجربات اور ان کے مشاہدات سن کر ہر شخص شاد کام ہو جاتا ہے اور کئی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو اس روحانی دنیا کی روح پرور باتیں سن کر اسی وقت ارادہ کر لیتے ہیں کہ اگلے سال ہم خود جا کر اس روحانی چشمہ سے سیراب ہوں گے۔

جلسہ کے شاملین کا ذکر کرتے ہوئے میں کہاں سے کہاں چلا گیا۔سچی بات یہ ہے کہ یہ ایک بے نظیر روحانی اجتماع ہے جس کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت دعائیں ہیں اور ایسی دعائیں ہیں کہ ان کا فیض آج بھی جاری ہے۔ان کی برکت سے آج بھی مخلصین جھولیاں بھر کر اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں۔جلسہ سالانہ کے ایام میں پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی باجماعت ادا کی جاتی ہے۔خطبہ جمعہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چار خطابات ہوتے ہیں جو علمی،تربیتی اور روحانی مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں۔یہ خطابات ہی دراصل اس جلسہ کا مرکزی حصہ ہوتے ہیں۔انہی کو سننے کیلئے مخلصین ہزارہا میل کا سفر طے کر کے آتے ہیں۔سننے کو تو یہ خطابات MTA پر بھی سنے جاسکتے ہیں لیکن امام وقت کے سامنے بیٹھ کر،امام وقت کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بناتے ہوئے ان خطابات کے سننے کا مزا کچھ اور ہی ہوتا ہے یہ ایک ایسا روحانی تجربہ ہے جس کو پوری طرح بیان کرنا ممکن نہیں۔

علاوہ ازیں علمائے سلسلہ کے علمی اور تربیتی خطابات بھی ہوتے ہیں۔ہمارے غیر مسلم اور مسلم مہمان جو دنیا کے مختلف ممالک سے تشریف لاتے ہیں وہ بھی حاضرین سے مختصر خطابات فرماتے ہیں۔ان کو سن کر احمدیت کے پیغام اور اس کے عالمگیر اثرات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔تقریری پروگراموں کے علاوہ شاملین جلسہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کا سارا وقت دعاؤں،عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں گزرے۔الغرض جلسہ کے یہ تین دن اور تین راتیں علمی اور روحانی ترقی کے انمول اوقات ہوتے ہیں۔اس روحانی فائدہ سے ہر شخص اپنی اپنی بساط اور کوشش کے مطابق فیض پاتا ہے۔

اس عالمگیر روحانی اجتماع کی ایک غیر معمولی روحانی تقریب عالمگیر بیعت ہے۔حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر دوران سال جماعت احمدیہ میں نئے شامل ہونے والے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جبکہ پرانے احمدی بھی تجدید بیعت کے ذریعہ اپنے ایمانوں کو تازہ اور مستحکم کرتے ہیں۔MTA کی برکت سے دنیا کے کونے کونے میں نئے اور پرانے احمدی سب ایمان کی ایک لڑی میں بیک وقت پروئے جاتے ہیں۔امت واحدہ کا نقشہ نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک سے جو عشاق دین متین اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کیلئے لندن آچکے ہیں یا پابہ رکاب ہیں یا ابھی چند دنوں میں آنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کے ساتھ ہو۔یہ سب دراصل حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مقدس مہمان ہیں جو آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ان کی غیر حاضری میں ان کے اہل و عیال کی خود حفاظت فرمائے۔اور وہ مخلصین جو باوجود شدید خواہش اور تمنا کے امسال کسی وجہ سے اس جلسہ میں شامل نہیں ہو رہے اللہ تعالیٰ ان کے نیک جذبات قبول فرمائے اور اگلے سال ان کو شمولیت کی توفیق اور سعادت دے۔ایسے مخلصین سے درخواست ہے کہ MTA پر جلسہ سالانہ کی کاروائی سننا اور دیکھنا ہرگز نہ بھولیں۔وقت نکال کر دیکھیں۔دلوں کو گرمائیں۔امام وقت کی نصائح کو دلوں میں جگہ دیں۔ان پر عمل کریں اور دور ہونے کے باوجود پورے تعہد سے نصائح پر عمل کر کے اس دوری کے ملال کو خوشی میں بدل دیں۔اور ہاں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے سب مہمانوں کو،ان کی خدمت کرنے والے سب کارکنان اور رضا کاروں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں آؤ ہم سب مل کر ایک دوسرے کیلئے دعائیں کریں:

ہر گام پہ فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Email: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

2 Bed Rooms Flat
Independant House,All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ و اپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

تبلیغ کے کام میں نئے نئے طریق استعمال کریں۔لوگوں کی دلچسپی اور رجحانات کے مطابق عناوین چن کر لٹریچر تیار کریں

ایم ٹی اے کی سیڈیز سے استفادہ کریں۔ اب سونے کا وقت نہیں رہا۔ دنیا کی توجہ اسلام کی طرف ہو رہی ہے

مسجد بشارت میں خطبہ جمعہ۔لجنہ ہال،کچن اور بنگلہ میں توسیع کے لئے تقریب سنگ بنیاد۔نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ سپین کے ساتھ میٹنگ۔مختلف شعبہ جات مال،تبلیغ،وقف عارضی،امور عامہ،تربیت،وسیع لائبریری کی تیاری اور لٹریچر کی اشاعت وغیرہ کے متعلق نہایت اہم ہدایات۔ تقریب آمین۔پیدروآباد کے مضافاتی علاقہ کی سیر۔

بالینسیا میں مسجد ''بیت الرحمان'' کے سنگ بنیاد کی تقریب،سپین سے اٹلی کے لئے روانگی

(سپین میں حضور انور ایدہ اللہ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ:منیر احمد جاوید۔پرائیویٹ سیکرٹری)

تیسری قسط

9 ر اپریل 2010ء:

بروز جمعۃ المبارک حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 بجے نمازِ فجر مسجد بشارت پیدروآباد میں پڑھائی اور رہائش گاہ تشریف لے گئے۔آج حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیر نہیں فرمائی۔

خطبہ جمعہ: حضورِانور ایدہ اللہ 2 بج کر 5 منٹ پر نمازِ جمعہ کے لئے مسجد بشارت تشریف لائے تو مکرم کوثر اقبال صدیقی صاحب نے اذان دی اور پھر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

لجنہ ہال،کچن اور بنگلہ کی توسیع کے لئے تقریب سنگ بنیاد:

4 بج کر 15 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رہائش گاہ سے باہر تشریف لا کر مسجد کی ملحقہ اراضی میں تعمیر ہونے والی تین نئی عمارات لجنہ ہال،کچن اور بنگلہ کی توسیع کا بالترتیب سنگِ بنیاد رکھا۔حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی مقدس و متبرک انگوٹھی کو اینٹ کے ساتھ لگا کر زیرِلب دعائیں کرتے ہوئے ان جگہوں کے سنگِ بنیاد رکھے اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔اسی طرح حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے بھی لجنہ ہال اور کچن کی عمارتوں کا سنگِ بنیاد رکھا۔اس موقعہ پر حسب ذیل افراد جماعت کو بھی بنیادی اینٹیں رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1. مکرم مبارک احمد خان صاحب (امیر جماعت احمدیہ سپین) 2. مکرم محمد عبداللہ ندیم صاحب (نائب امیر و مبلغ انچارج) 3. مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب 4. مکرم مبارک احمد ناصر صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ سپین) 5. مکرم افتخار احمد وڑائچ صاحب (صدر جماعت پیدروآباد) 6. مکرم عبدالرزاق صاحب (نیشنل سیکرٹری جائیداد) 7. مکرم چودھری اعجاز احمد صاحب آرکیٹیکٹ (نمائندہ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن لندن) 8. مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سپین 9. مکرمہ رقیہ شمیم بشریٰ صاحبہ 10. عزیزم تحسین احمد (واقفِ نو) 11. عزیزم حنبل انور خان (واقفِ نو) 12. عزیزہ مریم (واقفہءنو) 13. عزیزہ ماریہ ندیم (واقفہءنو) 14. عزیزہ مناھل (واقفہءنو)

لجنہ ہال اور کچن کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنگلہ میں تشریف لے گئے جہاں حضورِ انور نے بنگلہ کی عمارت میں توسیع کا سنگِ بنیاد رکھا۔بعدازاں مکرم امیر صاحب اور چوہدری اعجاز احمد صاحب نمائندہ احمدیہ آرکیٹکٹ ایسوسی ایشن لندن کو بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سپین کے میٹنگ

7 بج کر 45 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سپین کے ساتھ میٹنگ کے لئے مسجد بشارت میں تشریف لائے اور مکرم امیر صاحب سے میٹنگ کے ایجنڈا کے بارے میں دریافت فرمایا۔مکرم امیر صاحب نے عرض کیا کہ حضور ایجنڈا تو کوئی نہیں ہے۔اس پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرماتے ہوئے مجلس عاملہ کے تمام ممبران سے باری باری ان کے شعبوں کی کارکردگی کے بارے میں پوچھا۔

❁......سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ مرکزی طور پر منتخبہ کتب کے مطالعہ اور امتحان میں کتنے احباب جماعت نے حصہ لیا تھا۔نیشنل مجلس عاملہ اور مقامی اور مقامی جماعتی عاملہ کے کتنے ممبران نے ان امتحانات میں حصہ لیا تھا۔اپنی رپورٹ میں سب کی معین تعداد بیان کیا کریں تا کہ صحیح تجزیہ ہو سکے۔منتخب کتب کے علاوہ بھی اگر کوئی کتب پڑھی جائیں تو ان کی بھی رپورٹ دیا کریں۔علاوہ ازیں جماعتی لائبریری میں اردو اور سپینش کتب کی تعداد بڑھائیں۔

❁......فرمایا:۔کتب کے امتحانات میں سب افراد جماعت کو شامل کرنے کے لیے کتب کے خلاصے تیار کروائیں اور سپینش میں بھی ترجمہ کروا کر سپینش بولنے والے احمدیوں کو دیں۔

❁......سیکرٹری مال صاحب کو فرمایا:۔کہ کمانے والے افراد،خواتین اور طالب علموں کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں بنائیں اور خاص طور پر چندہ وصیت میں اس بات کو مدِنظر رکھیں۔فرمایا:۔چندوں کا تعلق روحانیت سے ہے۔اس لئے ایمان بالغیب اور نماز کے بعد انفاق فی سبیل اللہ کا حکم ہے۔چندے تزکیہءنفس کا ذریعہ ہیں۔یہ کوئی ٹیکس نہیں اور نہ ہی دکانداری ہے۔قربانی کا معیار بڑھانا چاہیے۔چندوں کے بارہ میں کسی کو یہ تأثر نہیں ملنا چاہیے کہ گویا اس پر چندہ ٹھونسا جا رہا ہے بلکہ ہمیشہ یہ تاثر ملنا چاہیے کہ چندہ اس نے اپنی خاطر اور اللہ کی رضا کی خاطر دینا ہے۔اگر کسی کو اپنی آمد کے مطابق چندہ ادا کرنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو اس سے زبردستی نہ کریں بلکہ اسے چاہیے کہ وہ تخفیف کی درخواست دے کر کچھ عرصہ کے لیے کمی کروالے حالت بہتر ہونے پر پھر شرح کے مطابق پورا چندہ ادا کرے۔

❁......حضور نے فرمایا:لیکن موصی کے لئے چندہ کی کوئی معافی نہیں ہے۔اگر وہ چندہ وصیت نہیں دے سکتا تو اپنی وصیت منسوخ کروالے۔

❁......حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔کہ میرا ہر خطبہ اور خطاب کسی خاص جگہ یا جماعت کے لیے نہیں بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کے لیے ہوتا ہے۔اس لیے مربیان میری ہدایات کو اپنے خطبوں، میٹنگوں اور درسوں میں دہراتے رہا کریں۔ہر بات جو کہی جاتی ہے اسے اپنے لیے سمجھا کریں اور فوراً اس پر عمل درآمد کیا کریں۔

❁......حضور پرنور نے فرمایا کہ قرآن کریم پڑھے ہوئے لوگ اپنی مقامی جماعتوں میں دوسروں کو قرآن کریم سکھانے کا کام وقف عارضی کے طور پر کریں اور دوسرے متعلقہ ممالک میں بھی جایا کریں۔

❁......فرمایا:تبلیغ کے کام میں سب افراد جماعت کو شامل کریں۔مربیان تبلیغ کا پروگرام بنا کر عاملہ میں پیش کریں۔تبلیغ کے کام میں نئے نئے طریق استعمال کریں۔چند صوبوں کے کچھ شہروں کا انتخاب کر کے ان پر مستقل محنت کریں اور بار بار وہاں جایا کریں اور ان سے مضبوط تعلق بنائیں۔لوگوں کے رجحانات کا سروے کر کے تبلیغ کا کام کریں۔مختلف طبقوں میں بٹے ہوئے افراد اور علاقوں کی فہرستیں اکٹھی کریں۔لوگوں کی دلچسپی اور رجحانات کے مطابق عناوین چن کر لٹریچر تیار کریں اور کثرت سے اسے تقسیم کریں۔فرمایا:۔ ایسا

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

Comprihensive پروگرام بنائیں کہ جس میں کچھ پروگرام short Term ہوں اور کچھ Long Term ہوں۔

❁......مختلف مضامین کے حوالے سے ایک سوالنامہ بنائیں۔جیسے اللہ کی ہستی موجود ہے کہ نہیں؟ خدا کی کیا ضرورت ہے؟ عیسائیت میں کتنی دلچسپی ہے؟ مذہب کیا ہے؟ اسکی ضرورت بھی ہے کہ نہیں اور اگر ہے تو کیا ہے اور کیوں ہے اور اسلام کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ مذہب فساد پیدا کرتا ہے یا امن؟ دنیا کی بے چینی کی کیا وجہ ہے؟۔فرمایا مذہب، اسلام اور خدا کی ہستی کے بارہ میں پہلے لوگوں کے Trends کا پتہ کریں اور پھر ایسے موضوعات پر مختلف چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں لیکچر دیں۔اسی طرح ایک دو ورقہ پر مشتمل تعارف جس پر جماعتی ویب سائٹ اور ایم ٹی اے کا پتہ بھی درج ہو کم ازکم دو ملین کی تعداد میں تیار کر کے تقسیم کریں۔ پھر یہ کہ بڑے لوگوں میں بھی احمدیت کا تعارف ہونا چاہیے۔اعلیٰ سطح پر رابطوں میں کمی ہے۔ اس کے لئے PR بڑھائیں۔ بڑے لوگوں میں تعارف کے سلسلے میں ہر صدر جماعت اپنے میئرز کو سال میں کم ازکم دس مرتبہ ملیں۔مربیان بھی یہی کام کریں۔ان کے تہواروں اور نئے سال پر ان لوگوں سے ملنے اور تحفے دینے سے بھی تعلق بڑھتا ہے۔مقامی لوگوں اور ہمسایوں کے ساتھ تعلقات کو بھی بڑھائیں۔ ہر قوم اور علاقے کے لیے الگ الگ پروگرام بنائیں۔مشنری انچارج ہر مشنری کو پروگرام بنا کر دیں اور پھر ان سے اس کی رپورٹ بھی لیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ویب سائٹ کے بارہ میں استفسار کرتے ہوئے فرمایا:۔کہ اگر آپ کی کوئی ویب سائٹ نہیں ہے تو بنائیں اور اگر ہے تو اس میں جتنا بھی آپ کے پاس سپینش لٹریچر ہے وہ سارا ڈال دیں۔بڑے شہروں والے تو عموماً بات نہیں سنتے لیکن چھوٹے شہروں اور قصبوں والے بات سنتے ہیں۔اس لئے صرف روایتی سوال و جواب کی مجالس نہ لگائیں بلکہ ویب سائیٹ پر بھی لٹریچر ڈالیں جو ان کی توجہ کو جذب کرنے والا ہو۔تھوڑا سا اپنا طریقہ بدلیں۔ایم ٹی اے کی سی ڈیز سپینش لوگوں میں تقسیم کریں۔چھوٹی جگہوں پر سیمینار منعقد کریں اور بار بار وہاں جائیں۔لاطینی امریکہ کے لوگوں کی طرف بھی خصوصی توجہ کریں۔ان میں مذہبی رجحان رکھنے والے لوگ کثرت سے مل جاتے ہیں۔

جو بات سپینش پریس میں اسلام کے حق میں نکلے اس کا کثرت سے پروپیگنڈا کریں اور اسے انہی کے خلاف استعمال کریں۔انہوں نے یہ جو ہتھیار ہمارے ہاتھ میں دیا ہے کہ مسلمانوں کی نسل کشی کر کے ہم نے ظلم کیا ہے اور اس پر ہمیں مسلمانوں سے معافی مانگنی چاہیے اس سے فائدہ اٹھانا اب آپ لوگوں کا کام ہے۔اسے exploit کریں اور ایسے خیالات رکھنے والوں سے جا کر ملیں اور ان سے مستقل رابطے بڑھائیں اور اس کے لیے مستقل بنیادوں پر پروگرام بنا کر اس صورتحال سے فائدہ اٹھائیں۔اشاعت کے سلسلے میں ارشاد فرمایا کہ جماعتی رسالہ ضرور شائع کیا کریں۔چاہے سال میں دو مرتبہ ہی سہی۔آدھا اردو میں ہو اور آدھا سپینش میں۔

امن کانفرنسز پر میرے لیکچرز کا ترجمہ کر کے اور ان کی سی ڈیز تیار کروا کر بھی تقسیم کریں۔

ایم ٹی اے نے ایک۔سی ڈی "One Leader One Community" کے عنوان سے تیار کی ہے اس کا بھی کافی اچھا اثر ہو رہا ہے۔وہ بھی سپینش میں Dubb کر کے کثرت سے تقسیم کریں۔

حضور انور نے فرمایا:۔کہ ہمارے مخالفین بعض دفعہ غلط قسم کی معلومات دے کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔اس کے لیے ہماری ایک ایسی ٹیم ہونی چاہئے جو غلط باتوں کی درستی کر کے لوگوں کو اصل حقیقت بتائے۔اگر یہاں ان کے جوابات تیار نہیں ہو سکتے تو مرکز لندن سے رابطہ کر کے وہاں سے ان کے جوابات منگوائیں۔بہر حال اب آپ کو تبلیغ کے لیئے نئے نئے رستے Explore کرنے پڑیں گے۔اب سونے کا وقت نہیں رہا اور نہ ہی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہنے کا وقت رہا ہے۔کریش پروگرام تیار کر کے کام شروع کریں۔حضور نے فرمایا کہ دنیا کی توجہ اب اسلام کی طرف ہو رہی ہے۔آپ بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جائیں۔

❁......امور عامہ کے متعلق ہدایت فرمائی کہ ان کا آدھے سے زیادہ کام تربیت کا ہے۔خاص طور پر یہاں آکر اسائلم لینے والے افراد کی نگرانی کریں تا کہ وہ غلط لوگوں کے ہتھے نہ چڑھ جائیں۔ان کی مدد کریں۔انہیں نوکری دلوائیں۔ان کا جماعت سے تعلق بنائیں۔جماعت کے نظام اور تربیت کے شعبہ سے انہیں Attach کریں۔امور عامہ کا کام لوگوں کے پیچھے پڑنا نہیں بلکہ ان کے مسائل حل کرنا ہے۔غلط کاموں میں ملوث افراد کو تنبیہ کرنا تو امورِ عامہ کے کاموں میں سے محض ایک کام ہے۔اصل بات تو لوگوں کے مسائل حل کرنا اور ان کی مدد کرنا ہے۔

❁......حضور انور نے محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ بھی اپنا ایک رسالہ جاری کرے اور خدام کی تربیت کی طرف توجہ دے۔صنعت و تجارت والے کام ملنے کے نئے نئے مقام اور مواقع تلاش کر کے لوگوں کو بتاتے رہیں۔

❁......فرمایا:۔تربیت کا شعبہ بڑا اہم شعبہ ہے۔لوگوں کو سنبھالنا، انہیں نمازوں کی طرف توجہ دلانا اور نماز سنٹروں کا قیام اس کے اہم کام ہیں۔اس کی روشنی میں شعبہ تربیت والے منصوبہ بنا کر کام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے والنسیہ میں مسجد کی تعمیر کے بارہ میں دریافت فرمایا اور محترم امیر صاحب کو ہدایت دی کہ فوری طور پر کونسل سے اس کی اجازت لیں۔اس وقت نہ تو اس کے نام کی بحث میں پڑیں اور نہ ہی میناروں کا ذکر چھیڑیں۔صرف اس بات کی تحریری اجازت لے لیں کہ اس جگہ ہمیں نماز پڑھنے اور اکٹھے ہونے کی اجازت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرانس کی مسجد مبارک کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ کونسل نے اسکا جتنا مینار بنانے کی ہمیں اجازت دی ہم نے اتنا ہی بنایا لیکن اب اس کے ارد گرد کے ہمسائے خود ہی اس کو اونچا کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔اس لیے میناروں کی فکر نہ کریں۔وہ تو بعد میں بھی بنتے رہیں گے۔سر دست نمازوں کے لیے جمع ہونے کی جگہ بنانی ضروری ہے۔اس کی Proper طور پر منظوری لیں اور باقی باتوں کو ابھی چھوڑیں۔ان پر زور نہ دیں۔اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی سفر میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی منظوری عطا فرمائی اور از راہِ شفقت اسکا نام ''بیت الرحمان'' تجویز فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ جو تحریک جدید کا چندہ دیتا ہے لیکن چندہ عام نہیں دیتا تو اس سے تحریک جدید کا چندہ لے کر چندہ عام میں ڈال دیا کریں کیونکہ جو چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لازمی قرار دیا ہے اسے چھوڑ کر دوسرا چندہ تو نہیں لیا جا سکتا۔

نیشنل عاملہ سپین کی یہ میٹنگ مسجد مبارک کے اندر منعقد ہوئی اور نماز مغرب وعشاء کے وقت تک جاری رہی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی کے دوران ہی اذان دی گئی اور پھر حضور پر نور نے نمازیں پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازِ مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد 9 بج کر 25 منٹ پر قرآنِ کریم مکمل کرنے والے بچے اور بچیوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور پھر دعا کروائی۔جن خوش قسمت بچوں کو حضور کو قرآنِ کریم سنانے کی سعادت ملی ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

1۔عزیزم تحسین احمد ابن مکرم کلیم احمد سعید صاحب (مربی سلسلہ)

2۔عزیزم مبین احمد ابن مکرم کلیم احمد سعید صاحب (مربی سلسلہ)

3۔عزیزم حنبل انور خان ابن مکرم انور اقبال خان صاحب

4۔عزیزم طلحہ عمران ابن مکرم عمران ثناء صاحب

5۔عزیزم احسن منور ابن مکرم محمد منور جمیل صاحب

6۔عزیزم شعیل احمد ابن مکرم بشارت احمد میر صاحب

7۔عزیزم جلیس احمد منیر ابن مکرم منیر احمد صاحب

8۔عزیزم ارادت احمد آصف ابن مکرم آصف پرویز ملہی صاحب (پرتگال)

9۔عزیزم اطہر احمد انجم ابن مکرم طاہر احمد خان صاحب

10۔عزیزہ مریم سلمیٰ بنت مکرم طاہر احمد خانصاحب

11۔عزیزہ مناھل محمود بنت مکرم ملک طارق محمود صاحب (مربی سلسلہ)

12۔عزیزہ رمشہ شکور بنت مکرم غلام مصطفیٰ صاحب

13۔عزیزہ عنیقہ راشد بنت مکرم راشد ربانی صاحب

14۔عزیزہ اریحہ راشد بنت مکرم راشد ربانی صاحب

15۔عزیزہ امۃ الباری شافیہ بنت مکرم عبدالصبور نعمان صاحب (مربی سلسلہ)

10/اپریل 2010ء پیدرو آباد اور اس کے مضافات کی سیر:

10 اپریل 2010ء ہفتہ کا دن تھا۔7 بجے مسجد بشارت میں نماز فجر پڑھانے کے بعد حضور اقدس پیدرو آباد کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔سیر سے واپسی پر حضورِ انور ایداللہ تعالیٰ نے پیدرو آباد کے ایک عمر رسیدہ شخص سے ملاقات کی جو ایک ہوٹل کے قریب کھڑا تھا۔یہ وہی عمر رسیدہ شخص تھا جو چند روز قبل حضورِ انور سے ملاقات کی خواہش لئے احمدیہ مشن ہاؤس آیا تھا لیکن مصروفیات کی بنا پر اسے حضورِ انور سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہو سکا مگر آج اللہ تعالیٰ نے خود اسکی خواہش پوری ہونے کے سامان فرما دیئے۔حضورِ انور ایداللہ تعالیٰ سے ملنے کے بعد اس نے کہا کہ آج میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

12 بجے حضورِ انور ایداللہ تعالیٰ نے پیدرو آباد کی گلیوں میں کچھ دیر چہل قدمی کی اور پھر مکرم عبدالرزاق صاحب (نیشنل سیکرٹری جائیداد) کے گھر تشریف لے گئے جو کہ ایک لمبے عرصہ سے پیدرو آباد میں رہائش پذیر ہیں۔بعد ازاں ان کے بڑے بھائی مکرم عبدالکریم صاحب نے جو اپنے گھر کے سامنے کھڑے تھے حضورِ انور کو اپنے تشریف لانے کی درخواست کی تو حضورِ انور از راہِ شفقت ان کے گھر تشریف لے گئے۔مکرم فضل الٰہی قمر صاحب ابن مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم نے جلسہ کے دنوں کے لئے پیدرو آباد میں ایک مکان کرایہ پر حاصل کر رکھا تھا انہوں نے بھی حضورِ انور سے اپنے اس عارضی مکان میں تشریف لانے کی درخواست کی تو حضورِ انور نے از راہِ شفقت ان کی درخواست کو بھی قبول فرمایا اور ان کے گھر تشریف لے گئے اور مکان کو تفصیل سے دیکھا۔ایک بج کر 15 منٹ پر حضورِ انور ایداللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائش گاہ تشریف لائے اور پھر دوپہر 2 بج کر 30 منٹ پر حضورِ انور نے مسجد تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں پڑھائیں۔

امیر جماعت اور مبلغ انچارج سے میٹنگ اور ہدایات:

شام تقریباً 8 بجے حضورِانور ایداللہ تعالیٰ بنصر العزیز نے مکرم مبارک احمد خان صاحب (امیر جماعتِ احمدیہ سپین) اور مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب (نائب امیر ومشنری انچارج سپین) سے اپنے دفتر میں میٹنگ کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وسیع لائبریری کے قیام، تبلیغ اور لٹریچر کی اشاعت کے بارہ میں انہیں مختلف ہدایات سے نوازا اور کاموں میں تیزی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی معاملات کے بارہ میں بھی ان کی راہنمائی فرمائی۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 بجے نمازِ مغرب وعشاء پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنے بنگلہ میں تشریف لے گئے۔

11/اپریل 2010ء:

اٹلی کے سفر کے لئے روانگی 11/اپریل بروز اتوار حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ فجر مسجد بشارت میں پڑھائی۔ آج سپین سے بالینسیا کے رستہ اٹلی کیلئے روانہ ہونا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لیے احبابِ جماعت مسجد بشارت کے احاطہ میں جمع تھے۔ آج سب مرد وزن، بڑے اور چھوٹے جہاں اس سعادت یزدانی اور عنایتِ الٰہی پر خوش تھے کہ حضورِانور کی شفقتوں کے سایہ میں انہیں ایک عشرہ سے زیادہ دن گزارنے اور حضورِانور کی بابرکت صحبت سے فیض یاب ہونے اور آپ کے روحانی خطبات سن کر اپنے ایمانوں کو تروتازہ کرنے اور آپ کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کا موقع ملا وہاں ہر ایک کے چہرے پر جدائی کے غم کا اثر بھی نمایاں تھا اور شاید ہر فرد دل ہی دل میں اپنے آپ کو یہ تسلی دے رہا تھا کہ حضورِانور جلد ہی پھر دوبارہ ہمارے پاس تشریف لائیں گے تو دید کے ترسوں کی آنکھیں پھر سے ٹھنڈی ہوں گی۔

دس بجے حضور پرنور بنگلہ سے باہر تشریف لائے۔ سامان وغیرہ پہلے ہی گاڑیوں میں رکھا جا چکا تھا۔ قافلہ کے تمام افراد روانگی کے لیے تیار ہو گئے تو حضور پرنور نے پُرسوز لمبی اجتماعی دعا کروائی اور پھر سپین میں اسلام کے احیائے نو کی نیک تمناؤں کے ساتھ مسجد بشارت سے قافلہ اگلی منزل کی طرف روانہ ہوا۔ محترم امیر صاحب سپین اپنے رفقاء کے ساتھ دو گاڑیوں پر ہمراہ تھے۔ اٹلی کا سفر دو ہزار کلومیٹر سے زیادہ ہونے کی وجہ سے اسے تین دنوں میں طے کرنے کا پروگرام بنا۔ پیدرو آباد سے روانگی کے بعد تقریباً 150 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد سوا گیارہ بجے قافلہ کچھ دیر کے لیے CIUDAD RIAL کے علاقہ میں جو کہ کٹلری کے سامان کے لئے بہت مشہور ہے، ایک سروس سٹیشن پر رُکا اور پھر صوبہ Castilla La Mancha سے گزرتے ہوئے صوبہ Valencia میں داخل ہوا۔ جہاں کے ایک شہر بالینسیا میں حضور انور سپین میں جماعت احمدیہ کی دوسری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ اس رستہ میں ہر طرف زیتون اور انگوروں کے باغات دکھائی دیتے ہیں۔ اسکے انڈسٹریل علاقہ میں سیمنٹ اور ماربل کی فیکٹریاں کافی نمایاں ہیں۔

بالینسیا جہاں ہماری مسجد ''بیت الرحمان'' تعمیر ہو گی وہ Valencia صوبہ کا دارالحکومت ہے اور آبادی کے لحاظ سے سپین کا تیسرا بڑا شہر ہے جو دریائے توریا (Turia) کے کنارے پر واقع ہے۔ اس شہر کی بنیاد 138 قبل مسیح میں رکھی گئی تھی۔ بالینسیا موجودہ سپین کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے۔ پہلی صدی عیسوی میں اسے کافی ترقی حاصل ہوئی اور چوتھی صدی عیسوی کی ابتدا تک یہ ایک اچھی خاصی عیسائی آبادی والا شہر بن گیا۔ پانچویں صدی عیسوی میں جرمن کافی تعداد میں سپین میں داخل ہوئے تو رومنز کی عمارتیں عیسائی طرزِ تعمیر میں ڈھلنا شروع ہو گئیں اور یہ سلسلہ مسلمانوں کی آمد تک جاری رہا۔

آٹھویں صدی کے شروع میں مسلمانوں نے بالینسیا کو فتح کیا۔ قرطبہ کے پہلے امیر عبدالرحمٰن اول کا بیٹا عبداللہ یہاں تخت نشین ہوا تو اس نے بالینسیا میں عربی زبان، مذہب اور رسم و رواج کو ایسی خوش اسلوبی سے رائج کیا کہ اس کے باسیوں کے جذبات کو ہلکی سی بھی ٹھیس نہ پہنچنے دی۔ مسلمانوں کا دورِ حکومت بالینسیا کے کمال اور عروج کا زمانہ تھا جس میں آبپاشی اور زراعت کا اعلیٰ درجہ کا نظام وضع کیا گیا نیز سپین کی عیسائی دنیا سے وسیع پیمانے پر تجارت کو فروغ دیا گیا۔ بالینسیا میں مسلمانوں کی حکومت 1238 عیسوی تک رہی۔

بالینسیا کو پھولوں کا شہر بھی کہتے ہیں اور یہاں بہت سے خوبصورت پارک اور باغیچے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جو سیاحوں کی توجہ کا مرکز اور شہریوں کے لئے تفریح گاہ ہونے کی وجہ سے کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ مسلمانوں نے بالینسیا کے ان باغوں اور سیر گاہوں پر خاص توجہ دے کر بالینسیا کو ایک پہچان دی تھی۔

والینسیا میں مسجد کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب:

بہرحال حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ پانچ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے دوپہر دو بج کر دس منٹ پر بالینسیا پہنچا۔ مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب صدر جماعت بالینسیا نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد دو واقف نو بچوں عزیزم شہزاد احمد خان اور عزیزم جلیس احمد نے پیارے آقا کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ تمام مرد وزن قطاروں میں چشم براہ تھے۔ حضورِانور کے گاڑی سے اترتے ہی فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ بعد ازاں حضورِانور مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ بالینسیا کے ساتھ مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے۔ اس کا سرسری سا جائزہ لیا اور پھر اہلِ خانہ کے ساتھ دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

3 بج کر 45 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ نے مشن ہاؤس میں ظہر وعصر کی نمازیں پڑھائیں۔ بعد ازاں حضورِانور نے مشن ہاؤس کی جگہ اور اس کے ماحول کا جائزہ لیا۔ مشن ہاؤس کے باہر شمالی علاقہ کو کچھ دیر دیکھنے کے بعد فرمایا کہ ''یہ علاقہ تو کراچی کی طرح کا لگتا ہے''۔ اس کے بعد حضور انور ''بیت الرحمٰن'' کا سنگِ بنیاد رکھنے کیلئے تشریف لائے تو محترم چودھری اعجاز احمد صاحب آرکیٹیکٹ نے اینٹ نصب کرنے کی جگہ کی نشاندہی کی۔ پھر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے سپین کی دوسری تاریخی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ حضورِانور کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے اینٹ رکھی۔ پھر مکرم مبارک احمد خان صاحب (امیر جماعت احمدیہ سپین) مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب (نائب امیر ومشنری انچارج)، مکرم ڈاکٹر عطا الٰہی منصور صاحب (صدر جماعت احمدیہ بالینسیا)، مکرم طارق محمود صاحب (مربی سلسلہ بالینسیا) مکرم عبدالصبور نعمان صاحب (مربی سلسلہ میڈرڈ)، مکرم عبدالسلام چارلس صاحب (نیشنل صدر مجلس انصاراللہ سپین)، مکرم مبارک احمد ناصر صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ سپین)، مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب (نمائندہ احمدیہ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن یوکے)، مکرمہ رقیہ شمیم بشریٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم)، مکرمہ شازیہ مبارک صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ سپین)، عزیزم جلیس احمد (واقف نو) اور عزیزہ مناہل محمود (واقفہ نو) کو بھی اینٹیں رکھنے کی سعادت ملی۔ بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کرائی اور سپینش آرکیٹیکٹ کی موجودگی میں مسجد کا نقشہ ملاحظہ فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا۔ اس جگہ کا کل رقبہ 2800 مربع میٹر ہے جس میں ایک بڑا خوبصورت مربی ہاؤس پہلے سے تعمیر شدہ ہے۔

اس کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور یہ تقسیم اکثر حضورِانور نے اپنے دستِ مبارک سے ہی فرمائی۔ سب حاضرین مرد وزن اور بچے بچیاں اس عنائتِ خسروانہ پر اللہ کے شکرگزار اور حضورانور ایدہ اللہ کے احسان کی قدر کرتے نظر آئے۔ اللہ کرے کہ سپین میں ہماری یہ دوسری مسجد بغیر کسی قسم کی رکاوٹوں کے جلد سے جلد پایہ تکمیل کو پہنچے اور دعائیں کرنے والے مخلص عبادت گزاروں سے ہمیشہ اس کی رونقیں بڑھتی رہیں۔ آمین

چار بج کر 45 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ کا قافلہ ایک بار پھر سفر کے لئے تیار ہو چکا تھا۔ روانگی سے پہلے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر مکرم عبدالسلام صاحب چارلس (انگریز احمدی) صدر مجلس انصاراللہ سپین کو بلا کر ان سے حال پوچھا اور شرفِ ملاقات سے نوازا۔ بعد ازاں حضرت صاحب نے تمام احباب جماعت سے بھی مصافحہ فرمایا اور پھر حضورِانور ایدہ اللہ کی اقتداء میں دعا کرنے کے بعد قافلہ 289 کلومیٹر کی دوری پر واقع اپنی اگلی منزل cambrils کی طرف رواں دواں ہوا۔ اس رستہ میں قطار در قطار مالٹوں کے باغات بڑا دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ناشپاتی اور آڑو کے باغات بھی بکثرت ہیں۔ اس علاقہ میں ٹائلیں بنانے والی فیکٹریاں بھی کافی ہیں جن کا مال باہر ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔ حضورِانور ایدہ اللہ شام 7 بج کر 50 منٹ پر اپنے قافلہ کے ہمراہ CAMBRILS کے TRYP PORT ہوٹل پہنچے جہاں رات قیام کرنے کا پروگرام تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے ہوٹل کے ایک ہال میں ساڑھے نو بجے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر رات کا کھانا تناول فرمایا۔

12/اپریل 2010ء:

12/اپریل کو سوموار کا دن تھا۔ ہوٹل کے اسی ہال میں چھ بج کر تیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر پڑھائی۔ ساڑھے آٹھ بجے حضورِانور ایدہ اللہ ناشتہ کے لئے ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں تشریف لائے جہاں ایک کونے میں حضور اور افرادِ خاندان کیلئے ناشتہ کا انتظام تھا۔ ساڑھے دس بجے آپ ہوٹل سے روانگی کے لئے نیچے لابی میں تشریف لائے اور وہاں پر موجود خدام سے الوداعی مصافحہ فرمایا اور دعا کے ساتھ قافلہ فرانس کے طرف روانہ ہو گیا۔ Cambrills جہاں حضورِانور نے رات قیام فرمایا تھا یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو سمندر کے کنارے واقع ہے۔ اس کا موسم سارا سال بہت اچھا رہتا ہے۔ گرمیوں میں ٹمپریچر زیادہ سے زیادہ 25 سنٹی گریڈ تک رہتا ہے۔

جس راستہ سے یہ قافلہ اپنی منزل کی جانب آگے بڑھا اس سے ذرا ہٹ کر سپین کا سب سے بڑا اور مشہور شہر بارسلونا بھی واقع ہے۔ جسے ایک صنعتی شہر ہونے اور 1992ء کی اولمپک گیمز کی وجہ سے بہت شہرت ملی ہے۔ مشہور آرٹسٹ Gaudi بھی اسی شہر کا باسی تھا۔

قافلہ مزید آگے بڑھا تو pirineo کا خوبصورت پہاڑی سلسلہ شروع ہو گیا۔ یہ سلسلہ سپین سے Andorra اور France تک پھیلا ہوا ہے۔ اسی سڑک پر آگے چلتے ہوئے ایک اور مشہور مقام Santa Monserat آتا ہے جو کہ ایک عیسائی راہبہ کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کی یادگار کے طور پر پہاڑ کی چوٹی پر ایک چرچ بھی بنایا گیا ہے جہاں تک ٹرین کے ذریعہ سفر کیا جا سکتا ہے۔ اس ٹرین پر سفر کرتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید ٹرین اتنی بلندی تک پہنچ ہی نہ سکے اور جب اطراف میں گہری کھائیاں صاف دکھائی دے رہی ہوں تو پھر خوف کے سائے اور بھی گہرے ہونے لگتے ہیں۔ پہاڑی پر ٹرین کا سٹیشن بھی اس انداز سے بنایا گیا ہے کہ اگر دور سے دیکھیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ٹرین لٹک رہی ہے۔ بہرحال ان خوبصورت پہاڑیوں سے گزرتا ہوا یہ قافلہ تیزی سے اپنی منزل کی جانب بڑھتا رہا اور 387 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے سپین اور فرانس کے بارڈر پر پہنچا۔ اس سے مزید 16 کلومیٹر آگے Aire de Catalan کے نام کا وہ سروس سٹیشن تھا جو سپین اور فرانس کے

(باقی رپورٹ صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

یوم مسیح موعودؑ کے جلسوں کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۳ مارچ کو یوم مسیح موعودؑ کے موقعہ پر بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں جماعتی روایات کے مطابق شاندار رنگ میں یوم مسیح موعودؑ کے جلسے منعقد کئے جس میں کثیر تعداد میں مرد وزن اور بچوں نے شرکت کی ۔ مقررین نے جلسوں میں اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے ۔ جلسوں کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں نظمیں پڑھی گئیں ، جلسوں کا اختتام دعا سے ہوا۔ اکثر جگہوں میں حاضرین کی ضیافت اور شیرینی تقسیم کی گئی جلسوں کے انعقاد کی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بدر موصول ہوئیں ہیں جنہیں نہایت اختصار سے ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ تمام شامل ہونے اور پروگراموں میں حصہ لینے والوں کو اپنے افضال و برکات سے نوازے ۔ (ادارہ)

قادیان :: مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت لوکل انجمن احمدیہ کے تحت جلسہ ہوا جس میں مکرم مبشر احمد صاحب بدر مربی سلسلہ ، مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز نائب ناظم ارشاد ، مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاشتری استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے تقریر کی ۔

اللہ پور پنجاب :: مکرم وسیم احمد ندیم صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ صدر اجلاس نے تقریر کی ۔

امروھہ یوپی :: مکرم محمد راشد صاحب زیر صدارت جلہ ہوا جس میں مکرم نسیم احمد صاحب معلم اور دیگر مقررین کے علاوہ صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

امام نگر بنگال :: مکرم عبد الحمید صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ بادشاہ صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی ۔

اندورہ کشمیر :: 28 مارچ کو بعد نماز عصر مکرم مولانا عبد الرشید صاحب ضیاء کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مولانا عبد السلام صاحب انور مبلغ سلسلہ ، عزیز راجہ طاہر احمد خان نے تقریر کی ۔ نماز مغرب کے لئے وقفہ کے بعد مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی ۔

بھرت پور بنگال :: جماعت احمدیہ بھرت پور نے بعد نماز عشاء جلسہ کیا جس میں مکرم عطاء الرحمٰن صاحب مکرم محمد سراج الدین صاحب مبلغ سلسلہ و مکرم روحیت صاحب نے تقریر کی ۔

برنالہ شہر پنجاب :: شہر برنالہ میں بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ ہوا جس میں مکرم عبد الرحیم خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی ۔

بنگلور کرناٹک :: مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب ، مکرم عبد الرشید صاحب نو احمدی ، مکرم محمد عرفان اللہ صاحب ، مکرم مد وجیہہ اللہ صاحب ، مکرم محمد عظمت اللہ صاحب قریشی ، مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ ، مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی ۔ دوران جلسہ بچوں نے بھی تقاریر کی اور نظمیں پڑھیں ۔ سو سے زیادہ حاضرین نے شرکت کی ۔ تمام احباب جماعت کی ضیافت کی گئی ۔

بڑوا پنجاب سرکل پٹیالہ :: مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم غفور حسین صاحب نے تقریر کی ۔ مضافات کی جماعتوں سے بھی احباب جماعت شامل ہوئے ۔

برّہ پورہ بہار :: 28 مارچ کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز ظہر وعصر مکرم سید عبد النقی صاحب امیر بھاگلپور زون کی صدارت جلسہ ہوا جس میں عزیز ارسلان احمد ، مفضل احمد ، سید ابو قاسم صاحب ، سید اشرف احمد صاحب ، سید آفاق احمد صاحب معلم سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی ۔

بھونیشور اُڑیسہ :: 24 مارچ کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت جلسہ کیا جس میں مکرم فرید الدین شاہ قادری صاحب ، عزیز شاہ نواز صاحب ، عزیز شیخ قاسم صاحب ، مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرم فرزان خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی ۔

بھدرک اُڑیسہ :: مکرم شیخ عبد القادر صاحب امیر زون بھدرک کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم عبد الاحد صاحب ، سید عقیل احمد صاحب ، مبارک احمد شاہ صاحب ، شیخ منیر احمد صاحب معلم سلسلہ ، شیخ جمال الدین صاحب ، اسماعیل مبارک صاحب ، شیخ نسیم احمد صاحب ، مکرم محمد معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی ۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ ایک سو کے قریب احباب شامل ہوئے پردے کی رعایت سے خواتین بھی شامل ہوئیں۔

پرسونی بھاٹا نیپال :: مکرم یونس احمد صاحب نیشنل صدر نیپال کی زیر صدارت 30-1 بجے جلسہ ہوا جس میں مکرم ثمین احمد صاحب مبلغ سلسلہ ، مکرم رحمت اللہ صاحب ، مکرم اکرام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نیپال اور صدر اجلاس نے تقریر کی ۔ جلسہ کی خوشی میں خدام واطفال کا کرکٹ ٹورنامنٹ ہوا اور صبح نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی ۔

پونچھ جموں :: مکرم اورنگ زیب صاحب زونل امیر پونچھ کی زیر صدارت مسجد میں جلسہ ہوا جس میں مکرم چوہدری شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ، مکرم مولوی فاروق احمد نیر صاحب ، نیز مبلغ انچارج پونچھ ، اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

پونا مہاراشٹر :: 27 مارچ کو جماعت احمدیہ پونا نے بمقام موداز یر صدارت مکرم انوار الدین صاحب گڈے صدر جماعت احمدیہ جلسہ کیا جس میں مکرم جنید احمد لون صاحب ، مکرم طاہر احمد عارف صاحب ، مکرم غلام نبی خان صاحب معلم سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی ۔

پکھوکلاں پنجاب :: جماعت احمدیہ پکھوں کلاں نے جلسہ سیرۃ النبی اور جلسہ مسیح موعود مشترکہ طور پر منعقد کیا جس میں مکرم انور حسین صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی ۔

جاگو پنجاب :: 24 مارچ کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ جاگو نے جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا۔

جڑچرلہ آندھرا :: مسجد احمدیہ زیر صدارت مکرم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مکرم سعادت احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم محمد ناصر احمد صاحب مکرم مولوی بشیر احمد صاحب یعقوب صاحب مبلغ سلسلہ مکرم محمد ذاکر احمد صاحب نے تقریر کی ۔

جے گاؤں بھوٹان :: مسجد احمدیہ جے گاؤں میں مکرم سید فہیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ نیشنل صدر بھوٹان کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں عزیز صغیر احمد ، مکرم عبد الجلیل صاحب معلم سلسلہ ، عزیز مقصود احمد اور صدر جلسہ نے تقریر کی ۔ جلسہ میں 65 مرد وزن نے شرکت کی ۔

چنتہ کنٹہ لجنہ :: 28 مارچ کو مسجد فضل عمر میں زیر صدارت مکرمہ شوکت جہاں بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرمہ راشدہ بشارت صاحبہ ، مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ ، مکرمہ قیصر جہاں بیگم صاحبہ ، مکرمہ اسماء رفیق صاحبہ ، عزیزہ نازیہ بیگم صاحبہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی ۔

چنور :: مکرم محمد مصطفیٰ کنڈوری صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد صدر اجلاس نے تقریر کی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

خانپور ملکی بہار :: مکرم انور حسین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مبین اختر صاحب زونل قائد خانپور ملکی ، مکرم بشارت احمد صاحب امروہی مبلغ سلسلہ اور دیگر خدام واطفال نے تقریر کی ۔ اس موقعہ پر احباب جماعت نے کلوا جمیعا کیا اور عزیز فتین احمد کی تقریب آمین بھی ہوئی ۔

دھری رلیوٹ جموں :: مکرم محمد اعظم صاحب بھٹی نائب صدر کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب ، مکرم مولوی عبد المنان عاجز صاحب ، مکرم مولوی بشارت احمد محمود صاحب ، مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن بھٹی صاحب اور صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ 24 مارچ کو لجنہ اماء اللہ کے تحت بھی جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا جس میں 5 تقاریر ہوئیں ۔

دھواں ساھی اُڑیسہ :: جماعت احمدیہ دھواں ساہی نے بعد نماز مغرب جلسہ کیا جس میں مکرم کمال الدین خان صاحب معلم سلسلہ ، مکرم مولوی مسعود احمد صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی ۔ اس موقعہ پر بچوں کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے گئے اور پوزیشن لینے والوں کو انعامات دیئے گئے ۔

راٹھ یوپی :: مسجد احمدیہ راٹھ میں زیر صدارت مکرم ابرار احمد صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر ابصار احمد صاحب ، مکرم عرفان احمد صاحب ملکانہ ، مکرم مظہر الحق خان صاحب معلم سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی ۔

راتاداس پنجاب :: جماعت احمدیہ راتاداس سرکل لدھیانہ نے 21 مارچ کو جماعت احمدیہ پرہٹی کی مسجد میں جلسہ کیا جس میں مکرم خورشید احمد صاحب قائد مجلس ، مکرم سید امتیاز علی صاحب معلم سلسلہ ستی کے ، مکرم صداقت حسین صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی ۔ 50 کے قریب حاضرین شامل ہوئے اس موقعہ پر جماعت احمدہ ستی کے اور راتاداس کے بچوں کے تقریری مقالے کروائے گئے ۔

ریڑھواں پنجاب :: جماعت احمدیہ ریڑھواں سرکل جالندھر نے 28 مارچ کو زیر صدارت مکرم سردار محمد صاحب زعیم انصار اللہ جلسہ کیا جس میں مکرمہ ممتاز خاتون صاحبہ صدر لجنہ اور مکرم اشرف الھدیٰ صاحب معلم سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی ۔ اس موقعہ پر ایک میڈیکل کیمپ بھی لگایا گیا۔

ریل ماجرا پنجاب :: جماعت احمدیہ ریل ماجرا سرکل پٹیالہ نے مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں مکرم عبد الرشید صاحب نے تقریر کی ۔

رڑکی هیران پنجاب :: مکرم جمیل خان صاحب کی زیر صدارت 24 مارچ کو جلسہ کیا گیا جس میں

مکرم مبشر احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ اسی روز ایک مجلس سوال و جواب ہوئی جس مین مکرم وسیم احمد ندیم صاحب نے جوابات دیئے۔

ساونت واڑی کرناٹک :: حلقہ شیرلہ کی مسجد میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد فیروز احمد صاحب معلم، مکرم محمد غوث صاحب معلم، مکرم شیخ مجیب احمد صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

سلباڑی گھاٹ بنگال :: احمدیہ پرائمری سکول کی گراؤنڈ میں مکرم مفسر علی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جلسہ سے قبل طلباء کا تعلیمی جائزہ پیش ہوا اور بچیوں نے ترانہ پڑھا۔ جلسہ میں مکرم طاہر منڈل صاحب سرکل انچارج، مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب نے تقریر کی۔ احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت دوست بھی جلسہ کے پروگرام میں شریک ہوئے۔

سدھانہ پنجاب :: مکرم بیربل خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم زعیم صاحب انصار اللہ اور مکرم عاشق حسین گنائی صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

مسوری والا :: مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد عباس شبنم صاحب معلم اور مکرم عبدالخالق صاحب قائد مجلس نے تقریر کی۔

سورو اڑیسہ :: مسجد احمدیہ سورو میں مکرم ایوب خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم اسلام خان صاحب، مکرم شیخ عظیم صاحب، مکرم شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ مین روڈ سے لیکر مسجد احمدیہ تک کے راستہ کو بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔

سھولی پنجاب :: جماعت احمدیہ سہولی نے 23 مارچ کو جلسہ منعقد کیا جس میں مکرم محمد تاج صاحب تبسم نے تقریر کی۔

ستی کے پنجاب :: مکرم نگا دین صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم سید امتیاز علی صاحب معلم سلسلہ، مکرم صداقت حسین صاحب معلم دات داس، مکرم خورشید خان صاحب قائد مجلس، عزیز کالا دین ستی کے، عزیزان وزیر خان، امن دیپ خان، سکھ پریت خان، ترسیم خان سائکین داتا داس اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

شاہ کوٹ :: مکرم آباد علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم اشرف الہدیٰ صاحب معلم، مکرم عطاء الاوّل صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ جلسہ کی خبر دو مقامی اخباروں نے بھی شائع کی۔

شموگہ کرناٹک :: 28 مارچ کو مکرم سید اللہ بخش صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں عزیز اطہر احمد، مکرم شیخ مبین احمد صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب، مکرم میر سراج الحق صاحب، مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

شورت کشمیر :: مسجد احمدیہ شورت میں مکرم حاجی ماسٹر نذیر احمد عادل صاحب نائب صدر کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ماسٹر عبدالغنی صاحب ڈار، مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی غلام حسن ڈار صاحب، مکرم مولوی عبدالرشید ضیاء صاحب، مکرم ارشاد احمد صاحب راتھر اور صدر اجلاس نے تقریر کی

شیندرہ جموں :: 26 مارچ کو مکرم محمد حسین عاجز صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم نصیر احمد صاحب ناصر معلم اور مکرم عبدالقیوم صاحب معلم نے تقریر کی۔

شمس پور پنجاب :: مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت بعد نماز عشاء جلسہ ہوا جس میں مکرم جاوید اقبال صاحب نے تقریر کی۔

کالابن جموں :: جماعت احمدیہ کالابن راجوری زون نے 26 مارچ کو زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ جلسہ کیا جس میں مکرم محمود احمد صاحب پرویز، مکرم محمد صادق صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

کٹک اڑیسہ :: مسجد احمدیہ کٹک میں مکرم سید طاہر احمد صاحب کلیم امیر جماعت احمدیہ اڑیسہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جلسہ میں چھ تقاریر ہوئیں۔

کانپور یوپی :: مکرم محمد سعید صدیقی صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں تین تقاریر ہوئیں۔ لجنہ اماء اللہ نے علیحدہ طور پر بھی جلسہ کیا۔

کالیکی پنجاب :: مسجد احمدیہ کالیکی میں مکرم انیس احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم عزیز محمد صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

کھارا پنجاب :: جماعت احمدیہ کھارا سرکل لدھیانہ نے مکرم طوطا احمد صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ کیا جس میں مکرم شیراز احمد خانصاحب نے تقریر کی۔

گولگیرہ سرکل کرناٹک :: مکرم محبوب احمد صاحب پٹیل صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ جعفر صاحب، مکرم سلیمان خان صاحب معلم سلسلہ، مکرم سہیل احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

گھوگاں پنجاب :: مسجد نور میں مکرم فقیر محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم قریشی عبدالشکور صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی اس موقعہ پر بچوں کے علمی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔

لدھیانہ دار البیعت :: دارالبیعت لدھیانہ میں مکرم شاہجہان راز صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں حلقہ ماڈل کالونی سے بھی احباب نے شرکت کی۔ جلسہ میں مکرم سیف الدین صاحب قمر معلم، مکرم نسیم احمد صاحب طاہر سرکل انچارج، مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی۔ جلسہ میں 140 افراد اور کچھ غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی۔

ممبئی :: دار التبلیغ ممبئی میں حلقہ سنٹرل کے تحت زیر صدارت مکرم شیخ اسحاق صاحب مبلغ سلسلہ جلسہ ہوا جس میں مکرم سید احسن احمد صاحب، مکرم شیخ جان عالم صاحب نے تقریر کی۔ جلسہ میں حلقہ Antoh Hill کے احباب جماعت نے بھی شرکت کی۔

28 مارچ کو مکرم محمود احمد صاحب سمیع اللہ صدر جماعت کی زیر صدارت مشترکہ جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد بشیر الدین صاحب، مکرم شکیل احمد صاحب زعیم انصار اللہ، مکرم پرویز احمد خان صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ، مکرم شیخ اسحاق صاحب سرکل انچارج و صدر اجلاس نے تقریر کی۔ جلسہ میں زیر تبلیغ دوست بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر مجلس سوال و جواب بھی ہوئی۔

مالاھیڑی پنجاب :: مکرم نذیر محمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم فاروق احمد صاحب گنائی معلم، مکرم جاوید اقبال صاحب راشد معلم نے تقریر کی۔

موسئی بنی مائنز جھارکھنڈ :: مکرم محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی فیض احمد خان صاحب معلم، مکرم سید طفیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

محبوب نگر آندھرا :: 28 مارچ کو زیر صدارت مکرم محمد قاسم شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا جس میں عزیز جمیل اللہ شریف، مکرم منظور احمد صاحب، مکرم مولوی حبیب اللہ شریف صاحب، عزیز علیم اللہ شریف صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

مکتدی پور اڑیسہ :: زیر صدارت مکرم تبارک خان صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم عصمت خان صاحب، مکرم شجاعت خان صاحب، مکرم غلام حیدر خان صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

لجنہ اماء اللہ مکتدی پور :: مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرمہ مطاہرہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ جلسہ ہوا جس میں مکرم روحیدہ بیگم صاحبہ، مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ سلطانہ بیگم صاحبہ، مکرمہ شمیمہ بیگم صاحبہ، مکرمہ محسن بی بی صاحبہ، مکرمہ مدینہ بیگم صاحبہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

مرشد آباد سرکل بنگال :: مرشد آباد سرکل بنگال کی درج ذیل جماعتوں نے جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا۔ جماعت احمدیہ برہم پور۔ ابراہیم پور۔ گوبند پور۔ اجگر پاڑا۔ کشب پور۔ کمار پور۔ باتھان گاچی۔ ضرور۔ بابلاول نگر۔ گاتھلہ۔ فرح پور۔ کرتنیا پاڑا۔ چران گاندی۔ جلھی۔ سری رام پور۔ تالگرام۔ صادل۔ پلکھونڈی۔

موگا سرکل پنجاب :: موگا سرکل کی درج ذیل جماعتوں نے جلسہ کیا۔ جماعت احمدیہ تھراج۔ راماں بلاسپور۔ صاخووالا۔ کونکپورہ۔ چڑک۔ ابلو۔ راماں منڈی۔ گھمیارہ۔ سنگھپورہ۔

نونہ مئی کشمیر :: مکرم راجہ نسیم احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم وقار احمد خان صاحب، مکرم الطاف حسین صاحب معلم اور مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی۔

ننگلہ گھنو یوپی :: مسجد احمدیہ میں مکرم سردار احمد خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم اسلام خان صاحب سیکرٹری مال، مکرم نفیس احمد صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

وڈمان آندھرا :: مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مسعود احمد صاحب، مکرم سید مبشر الدین صاحب، مکرم فضل الدین صاحب، مکرم محمد عثمان صاحب، عزیز عرفان الدین، عزیز زبیر احمد اور مکرم ایم مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

لجنہ وڈمان :: مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں عزیزہ ساجدہ پروین، متینہ بیگم، عطیہ بیگم، نجمہ بیگم، مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ، محترمہ وجیہہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ عالیہ عفت نے تقریر کی

ھموسان جموں :: مکرم عبدالحفیظ صاحب معلم سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم عبد الحفیظ صاحب نے تقریر کی۔

صوبہ ھریانہ پونگا پنجاب :: 25 مارچ کو جماعت احمدیہ ہریانہ پونگا سرکل جالندھر نے جلسہ کیا جس میں مکرم جاوید احمد صاحب میر معلم سلسلہ نے تقریر کی اس موقعہ پر میڈیکل کیمپ بھی لگایا گیا۔

صوبہ ھریانہ :: صوبہ ہریانہ کی درج ذیل جماعتوں نے جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا۔ جماعت احمدیہ ڈومرخان۔ لون۔ نروانہ۔ لون۔ ٹوٹلی۔ ناندل۔ جیند۔ کروتھہ۔ فرمانہ۔

یاری پورہ کشمیر :: مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ نے مکرم عبدالمجید صاحب ٹاک قائم مقام امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں عزیز آفاق نثار خان صاحب، مولوی ایاز رشید صاحب میر مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کوکسی وصیت پرکوئی اعتراض ہو تووہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندردفتر ہذاکومطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:19913 مَیں وثیق احمد ولد مکرم حنیف خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنوڈاکخانہ ننگلہ لیلادھرضلع ایٹا صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/4102روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ : ظہیراحمدخادم العبد:شیرمحمدخان گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19914 مَیں انور خان ولد مکرم بدھو خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر22 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن گوڑی ٹوریاڈاکخانہ گوڑی ٹوریاضلع نرسنگھ پورصوبہ ایم پی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/3718روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔ اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد العبد:انورخان گواہ :ظہیراحمدخادم

وصیت نمبر:19915 مَیں چاند علی ملک ولد مکرم نوشاد ملک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر23 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن بکھان گاچھی ڈاکخانہ گھورولیاضلع ندیاصوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 21.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیدادغیرمنقولہ:: خاکسارکووالدصاحب کی جائیدادمیں سے حصہ میں ڈیڑھ بیگھہ زمین ملی ہے اس کی موجودہ قیمت ساٹھ ہزارروپے ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/3718روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :سفیراحمدشمیم العبد:انورخان گواہ :ظہیراحمدخادم

وصیت نمبر:19916 مَیں محمد عبد المنان ولد مکرم زبید علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر40 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن ردی پور ڈاکخانہ ردی پورضلع پاکوڑ صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/3718روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔ اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ : رئیس الدین العبد:محمدعبدالمنان گواہ :ظہیراحمدخادم

وصیت نمبر:19917 مَیں محمد سفیر ندیم ولد مکرم محمد بشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر24 سال پیدائشی احمدی ساکن چار کوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/4230روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔ اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :سفیراحمدشمیم العبد:محمدسفیرندیم گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19918 مَیں عبدالمجید ملکانہ ولد مکرم وحید خان ملکانہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر53 سال پیدائشی احمدی ساکن ساندھن ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 27.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/4544روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :فریداحمدناصر العبد:عبدالمجیدملکانہ گواہ :ظہیرعالم ناصر

وصیت نمبر:19919 مَیں حمیدالدین صادق ولد مکرم محمد راشد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلر عمر27 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 7.3.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ٹیلرنگ ماہانہ-/2000روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :فریداحمدناصر العبد:حمیدالدین صادق گواہ :سرداراحمد

وصیت نمبر:19920 مَیں حافظ محمد حسن انصاری ولد مکرم بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر40 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن پتھر کیڑا ڈاکخانہ بھوٹ ضلع رامپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیدادغیرمنقولہ:: ایک عددمکان جوکہ لمبائی چالیس گزاور چوڑائی ستائیس گز زمین پر بنا ہوا ہے ۔اس کے علاوہ میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/3554روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ : فریداحمدناصر العبد:حافظ محمدحسن انصاری گواہ :رسول سلام

وصیت نمبر:19921 مَیں محمد طاہر ولد مکرم محمد راشد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر29 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع جے پی نگر امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 22.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز تجارت ماہانہ-/4000روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :بشارت احمدامروہی العبد:محمدطاہر گواہ :سرداراحمد

وصیت نمبر:19922 مَیں ندرت بیگم زوجہ مکرم محمد طاہر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر27 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع جے پی نگر امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 1.3.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیدادمنقولہ:: ساڑھے چارتولہ سونااورساڑھے سات تولہ چاندی میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ-/500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :محمدطاہر الامۃ : ندرت بیگم گواہ :محمدراشد

وصیت نمبر:19923 مَیں رسول سلام ولد مکرم حکم راوت صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر23 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پرسا صوبہ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.3.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/3705روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔ اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :فریداحمدناصر العبد:رسول سلام گواہ :سرداراحمد

وصیت نمبر:19924 مَیں محمد یوسف علی غازی ولد مکرم محمد صبد بل غازی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر34 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن بوروملّا کھالی ڈاکخانہ بوروملّا کھالی ضلع چوبیس پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 24.3.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ:: ایک بیگھا زمین ونقدتیس ہزار روپے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/3767روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :فریداحمدناصر العبد:محمدیوسف علی غازی گواہ :سرداراحمد

وصیت نمبر:19925 مَیں اسلام الدین ولد مکرم اعصم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر34 سال تاریخ بیعت 1983 ساکن کرنال ڈاکخانہ کرنال ضلع کرنال صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیدادغیرمنقولہ:: ایک مکان جس کی قیمت تقریباً تین لاکھ روپے ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/4000روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :محمدرفیق بھٹی العبد:اسلام الدین گواہ :ظہیراحمدخادم

وصیت نمبر:19926 مَیں شکیل احمد کریم ولد مکرم مولوی فضل کریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر47 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور ضلع پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/3844روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔ اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ : رفیق احمدعاجز العبد:شکیل احمدکریم گواہ :ظہیراحمدخادم

وصیت نمبر:19927 مَیں امۃ الشکور زوجہ مکرم بشارت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر53 سال تاریخ بیعت 1967 ساکن کرنال ڈاکخانہ کرنال ضلع کرنال صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج

مورخہ 27.1.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ:: حق مہر تین ہزار روپے وصول شد۔ زیورات طلائی:: ایک عدد انگوٹھی وزن تین گرام قیمت ڈھائی ہزار روپے۔ ایک عدد بالی وزن پانچ گرام قیمت ڈھائی ہزار روپے۔ ایک چین وزن ایک تولہ قیمت پانچ ہزار چھ سو روپے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بشارت احمد — الامۃ: امۃ الشکور — گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19928 مَیں اخلاق احمد ولد مکرم محمد صدیق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن لنڈہ ڈاکخانہ لنڈہ ضلع انبالہ صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز مزدوری ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصر احمد عثمان — العبد: اخلاق احمد — گواہ : ایوب علی خان

وصیت نمبر:19929 مَیں عرفان علی ولد مکرم منور علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 23 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن رامی ڈاکخانہ کبیر پور ضلع سیتاپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد شمیم — العبد: عرفان علی — گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19930 مَیں محمد شوکت ولد مکرم فیروز الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز — العبد: محمد شوکت — گواہ : یاسین سروہا

وصیت نمبر:19931 مَیں سہیل احمد ولد مکرم محمد یونس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ سلیم پور ضلع شاہدرہ صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز — العبد: سہیل احمد — گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19932 مَیں محمد شفیق ولد مکرم منیر حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 20 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز — العبد: محمد شفیق — گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19933 مَیں طارق عبد اللہ قمر ولد مکرم محمد عبد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز — العبد: طارق عبد اللہ قمر — گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19934 مَیں محمد محسن علی ولد مکرم محمد مقصود علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 27 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن ملّا پاڑا ڈاکخانہ کرائی ضلع دکھن دیناج پور صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/4102 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز — العبد: محمد محسن علی — گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19935 مَیں ڈاکٹر افضل خان ولد مکرم رحیم داد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 57 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن لیمورما ڈاکخانہ لیمورما ضلع مہاسمند صوبہ چھتیس گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد — العبد: ڈاکٹر افضل خان — گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19936 مَیں محمد الیاس خان ولد مکرم ریاض الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کوسابی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد — العبد: محمد الیاس خان — گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19937 مَیں حافظ محمد اسماعیل ولد مکرم شیخ اسلام الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 23 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پارسا صوبہ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/4102 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ظہیر احمد خادم — العبد: حافظ محمد اسماعیل — گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19938 مَیں نور الہدیٰ ولد مکرم عبد الشیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 24 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن Kukhaur ڈاکخانہ دیہا ضلع بیربھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد — العبد: نور الہدیٰ — گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19939 مَیں علی نواز ولد مکرم محمد صدیق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 25 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن جیند ڈاکخانہ جیند ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد — العبد: علی نواز — گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19940 مَیں عبد الرؤف ولد مکرم عبد الودود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 30 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن Kukhaur ڈاکخانہ دیہا ضلع بیربھوم صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/4230 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد — العبد: عبد الرؤف — گواہ : ظہیر احمد خادم

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 — 047-6215747

بقیہ: اداریہ از صفحہ نمبر : 2

قرار دیا ہے جو شخص کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف قرب چاہے اس کو اس قدر ثواب ہوتا ہے گویا اس نے فرض ادا کیا جس نے رمضان میں فرض ادا کیا اس کا ثواب اس قدر ہے کہ گویا اس نے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کئے وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے وہ مواسات کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس میں کسی روزہ دار کو افطار کروائے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جاتی ہے اور اس کو بھی اس قدر ثواب ملتا ہے اس سے روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں آتی ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک افطار نہیں کروا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو ایک گھونٹ دودھ ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ افطار کرواتا ہے۔ جو روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا اوّل رحمت ہے اس کے درمیان میں بخشش ہے اور اس کے آخر میں آگ سے آزادی ہے۔ جو شخص اس میں اپنے غلام کا بوجھ ہلکا کر دے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

☆...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

الغرض رمضان کا مبارک مہینہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلانے، اس کے مواقع پیدا کرنے اور اس میں آسانی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے حقوق اللہ کی ادائیگی کے لئے ایک مومن بندہ فرض نمازوں کی ادائیگی تو کرتا ہی ہے مزید نوافل ادا کرتا اور تراویح پڑھتا ہے تسبیح تحمید درود شریف کے علاوہ کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا، اس کے مطالب و معانی اور تفاسیر کو سیکھتا اور ان پر عمل پیرا ہونے اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے جس کے نتیجہ میں حقوق العباد کی ادائیگی ہوتی ہے اپنے غریب بھائیوں کی مدد و ہمدردی اور محبت کا سلوک کر کے ان کا بھی محبوب اور پیارا بن جاتا ہے اور یہ سب امور ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی باقاعدگی، خوشی اور توجہ سے بجالاتے تھے۔ اسی لئے وہ ایک طرف اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوئے اللہ کے محبوب بن گئے اور دوسری طرف اپنی سنت پر عمل کرنے والے کے لئے بھی اللہ کے محبوب بننے کا ذریعہ بن گئے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو آپؐ کمر ہمت کس لیتے راتوں کو جاگتے اور تیز ہوا سے بھی زیادہ صدقہ و خیرات کرتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام روزہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جسقدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۲ جدید ایڈیشن)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ روزہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ اس چیز کا نام نہیں کہ کوئی شخص اپنا منہ بند رکھے اور سارا دن نہ کچھ کھائے اور نہ پئے بلکہ روزہ یہ ہے کہ منہ کو کھانے پینے سے ہی نہ روکا جائے بلکہ اسے ہر روحانی نقصان دہ چیز سے بھی روکا جائے نہ جھوٹ بولا جائے نہ گالیاں دی جائیں نہ غیبت کی جائے نہ جھگڑا کیا جائے اب دیکھو زبان پر قابو رکھنے کا حکم تو ہمیشہ کیلئے ہے لیکن روزہ دار خاص طور پر اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے۔

کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کوئی شخص ایک مہینہ تک اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے تو یہ امر باقی ۱۱ مہینوں میں بھی اس کے لئے حفاظت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے اور اس طرح روزہ اسے ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچالیتا ہے'' (تفسیر کبیر)

پس یہ بابرکت مہینہ ہماری زندگیوں میں آیا ہی چاہتا ہے کتنے ہی لوگ ہیں جو قبل اس کے کہ یہ مبارک مہینہ پاتے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ پس اللہ تعالیٰ جس کو اس بابرکت مہینہ میں زندگی عطا کرے اسے چاہئے کہ اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ شائد آئندہ یہ موقعہ پھر میسر نہ آسکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحت و زندگی عطا فرمائے اور رمضان کی تمام برکات سے متمتع فرمائے۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم

(قریشی محمد فضل اللہ)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے طریق حضرت شیخ یعقوب علی صاحب کی روایت کے حوالہ سے بیان فرمائے کہ آپ مہمانوں کے آرام کیلئے ہر قسم کی قربانی فرماتے۔

فرمایا: ہم لوگ جن کے سپرد یہ ذمہ داری لگائی گئی ہے، ان اخلاق کا حصہ اپنانا چاہئے۔ حضورؑ مہمان کے مقام اور مرتبے کا خیال فرمایا کرتے تھے لیکن ہر ایک کی عمومی مہمان نوازی ایک طرح ہی ہوتی تھی۔ فرمایا: یہاں پر بھی بعض خاص مہمان آتے ہیں ان کی مہمانی کی طرف خاص توجہ دی جانی چاہئے اور اس پر کوئی اعتراض کی وجہ نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قوم کے سرداروں کو اپنے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے مناسب اعزاز دو لیکن اس میں اعتدال ہونا چاہئے اور بلاوجہ کیٹگریز بنا کر اس پر اخراجات کو بڑھا لیا جاتا ہے اس پر کنٹرول ہونا چاہئے ان کے نام کا غلط استعمال ہو جاتا ہے اس پر بھی انتظامیہ کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

مہمان نوازی کے علاوہ آپ کے دو مقاصد تھے، ایک مہمانوں کی تربیت اور دوسرے تبلیغ۔ پس جلسے میں متعلقہ شعبہ جات کو اس طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے۔ جلسے کے اوقات میں کارکنان مہمانوں کو جلسے کے پروگراموں میں شامل ہونے کیلئے پیار سے توجہ دلائیں۔ جو ادھر ادھر پھر رہے ہوں، ان کو نرمی سے سمجھائیں کہ جلسہ گاہ جائیں۔ اسی طرح شعبہ تبلیغ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ حضورؑ مخالفین کی مہمان نوازی کا بھی خاص اہتمام فرماتے تھے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو جس طرح اپنایا۔ ہم بھی اپنا کر عمل کرنے والے بنیں۔ مہمانوں کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ فرمایا: ساتھ ہی اپنے گردوپیش کا بھی جائزہ لیتے رہیں کیونکہ آج کل جماعت کی دشمنی نے شرارتی عنصر کو ہر قسم کی اخلاقی پابندیوں سے عاری کر دیا ہے بلکہ کسی بھی قسم کی شرارت کی ان سے توقع کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر پر محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوفی نذیر احمد صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے جو ۱۴ جولائی ۲۰۱۰ کو مختصر علالت کے بعد ۸۹ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ ان کی خوبیوں کا ذکر فرمایا اور نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا مرحومہ مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور) کی والدہ ماجدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ 11

امراء کے مابین میٹنگ پوائنٹ کے طور پر پہلے سے طے تھا۔ قافلہ ایک بجکر بیس منٹ پر اس جگہ پہنچا تو محترم امیر صاحب فرانس اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضورِ انور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے چشمِ براہ تھے۔ حضورِ انور گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ امیر صاحب فرانس سے ان کے سفر کے متعلق دریافت فرمایا۔ تھوڑی دیر چہل قدمی فرمائی اور پھر سپین سے آنے والے احباب کو الوداعی شرف مصافحہ بخشا اور آپکا قافلہ امیر صاحب فرانس کے ساتھ اپنی اگلی منزل کی جانب روانہ ہو گیا جو کہ یہاں سے 150 کلومیٹر کی مسافت پر تھی اور فرانس کی جماعت نے وہاں نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ سوا تین بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ اس جگہ پہنچا۔

سپین کا ذکر مکمل کرنے سے پہلے تحدیثِ نعمت کے طور پر اللہ کے اس لطف و احسان کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ سپین جہاں کئی ہفتوں بلکہ مہینوں سے حضور انور کی آمد والے دن تک بارشوں کا سلسلہ جاری تھا وہ آپ کے قیام سپین کے دوران 29 مارچ سے لے کر 12 اپریل تک اس طرح ٹھہر گیا جیسے یہاں پہلے بارشیں نہ ہوئی ہوں اور ان دنوں میں نیلگوں آسمان پر سورج اپنی تمام تر تمازت کے ساتھ اس طرح چمکتا رہا کہ اہلِ قافلہ سپین میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے اپنے اپنے رنگ میں خوب استفادہ کرتے رہے لیکن جیسے ہی حضورِ انور نے ارضِ سپین کو الوداع کہا تو وہاں بارشوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہو گیا۔

اسی طرح یہ ذکر بھی ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ اس زمانے کے امام حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام نے دنیا بھر کی قوموں کو مختلف پیرایوں میں خدائے واحد و یگانہ کے آستانہ پر جھکنے کی ترغیب دیتے ہوئے نہ ماننے والوں کو بار بار انذار اور تنبیہ بھی کی ہے۔ چنانچہ حضورِ انور ایدہ اللہ کے سفرِ سپین سے اگلے ہی روز قرطبہ میں 6.2 ریکٹر سکیل پر ایک زلزلہ آیا جس سے اگرچہ کوئی نقصان تو نہیں پہنچا لیکن اہلِ سپین جن میں سے بہت ساروں کے آباو اجداد مؤحد مسلمان تھے ان کو یہ زلزلہ اس بات کی تنبیہ ضرور کر گیا کہ مسیحِ وقت کا پانچواں خلیفہ تمہارے ملک میں توحید کی منادی کر کے روانہ ہو گیا ہے۔ اسکی آواز پر کان دھرو گے تو نجات پاؤ گے ورنہ خدا اس سے بھی زیادہ سختی سے پکڑنے پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو دینِ واحد پر جمع ہونے اور ہدایت کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(باقی آئندہ انشاء اللہ) ☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 29 july 2010 Issue No. 30

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

مہمان نوازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین وصف ہے۔آپؐ کی غلامی میں آپ کے عاشق صادق نے اس وصف کو اپنایا،ہمیں بھی اس وصف کا اعلیٰ رنگ میں اظہار کرنا چاہئے

اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ برطانیہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے اور دشمن کے ہر شر سے جماعت کو محفوظ رکھے

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر کارکنان کو زریں نصائح

خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲۳ رجولائی ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ سورہ فاتحہ کے بعد حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔سب سے پہلی بات تو اس حوالے سے میں آج یہ کہنی چاہوں گا کہ جلسے کے کامیاب انعقاد اور ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے جماعت کے افراد عموماً اور جماعت برطانیہ کے افراد خصوصاً بہت زیادہ دعاؤں اور صدقات پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ دشمن کے ہر شر اور شرارت سے جماعت کو محفوظ رکھے اور جلسہ بے انتہا برکتوں کے ساتھ شروع ہو اور اختتام پذیر ہو۔

دوسرے اس جمعہ کے خطبہ میں جو جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے ہوتا ہے میں ڈیوٹی دینے والے مرد،عورتوں،بچوں کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔اس سلسلہ میں آج بھی چند باتیں کہوں گا۔حضور انور نے فرمایا: اب اللہ کے فضل سے ڈیوٹی دینے والے تمام مرد و زن کافی تربیت یافتہ اور پختہ ہو چکے ہیں۔جہاں تک کارکنان کا اپنے شعبہ کے بارے میں علم اور ذمہ داریاں جاننے کا تعلق ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اکثریت اس سے بخوبی واقف ہے لیکن کاموں میں مزید بہتری پیدا کرنے کیلئے ذمہ داری کے احساس کو مزید اجاگر کرنے کیلئے یاددہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔اسی طرح نئے بچے جو ان ڈیوٹیوں میں شامل ہو رہے ہیں، ان کے سامنے بھی ڈیوٹیوں کی اہمیت بیان کرنا ضروری ہے۔ یہ ڈیوٹی جو جلسے کے کاموں کی بجا آوری کیلئے لگائی جاتی ہے۔کوئی معمولی ڈیوٹی نہیں ہے۔ جلسے کے مہمانوں کی خدمت کیلئے بڑے اور بچے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ جلسے کے مہمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے روحانی سیری کیلئے جلسے میں حاضر ہوتے ہیں۔ آنے والے مہمانوں کی مختلف قسمیں ہیں۔ ایک تو یوکے کے رہنے والے ہیں جو جماعتی نظام کے ماتحت رہائش رکھتے ہیں۔ہر شعبے کے کارکن کو اپنے اخلاق کا اعلیٰ نمونہ ان سے دکھانا چاہئے۔اپنی تمام رنجشوں کو بھول کر اپنے فرائض کی ادائیگی کرنا سب سے مقدم سمجھو۔دوسری قسم یوکے کے مہمانوں کی وہ ہے جو روزانہ گاڑی سے جلسے کیلئے آتے ہیں اور اس دوران کھانا بھی کھاتے ہیں ان کا خیال رکھنا بھی متعلقہ شعبے کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح پارکنگ ٹریفک کنٹرول اور سیکورٹی والے کارکنان ہیں ان کو بھی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ مہمانوں کے ساتھ بات چیت کرتے وقت کرنا ہوگا۔عمومی طور پر تو کارکنان بڑے حوصلے سے مہمانوں کی زیادتیاں بھی برداشت کر جاتے ہیں۔

تیسری قسم ان مہمانوں کی ہے جو یورپ کے مختلف ممالک سے آئیں گے بعض جماعتی انتظام کے تحت قیام گاہوں میں ٹھہرتے ہیں۔بعض کے اپنے رہائش کے انتظام ہیں۔کارکنان پوری کوشش کریں کہ کسی کو شکایت کا موقعہ نہ ملے۔

پھر ایک قسم ان مہمانوں کی ہے جو پاکستان ہندوستان اور افریقہ وغیرہ ممالک سے آتے ہیں افریقن و امریکن احمدی مہمانوں کو کافی حد تک تبشیر کا شعبہ سنبھال لیتا ہے لیکن پھر بھی عام شعبہ جات سے ان کا واسطہ پڑتا رہتا ہے۔اس لئے ان کے احساسات کا بھی مکمل خیال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں تک پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش کے مہمان ہیں۔یہ لوگ اپنی غربت کے باوجود خلافت سے دوری کی پیاس بجھانے آتے ہیں اور پاکستان کے احمدی تو خاص طور پر آج کل مظلومیت کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔اس قسم کے مہمانوں کے ساتھ بھی بہت زیادہ حسن سلوک کی ضرورت ہے۔بعض کو زبان کا بھی مسئلہ ہوتا ہے۔اسلئے کارکنان و کارکنات ان کی ہر قسم کی خدمت پر کمربستہ رہیں۔اگر کسی کا شعبہ نہیں بھی ہے تب بھی مہمان کو روکھا جواب دینے کی بجائے ان کی رہنمائی کر دیں۔ پھر ایک قسم غیر از جماعت مہمانوں کی ہے جو جماعتی انتظام کے ماتحت آتے ہیں۔ان کی خاص انتظام کے تحت مہمان نوازی ہوتی ہے لیکن یہ لوگ عمومی طور پر ہمارے کارکنوں کو کام کرتے ہوئے بڑے غور سے دیکھتے ہیں۔عموماً ہر سال یہ کارکنان کے اخلاق کو دیکھ کر بہت متاثر ہوتے ہیں اور اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔

فرمایا: یہ تو ہر جگہ جماعت کے کارکنان کا مزاج بن چکا ہے کہ اعلیٰ اخلاق دکھاتے ہیں گویا یہ کارکنان علاوہ اپنی ڈیوٹیوں کے ایک خاموش مبلغ کا کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں اور دوہرا ثواب کما رہے ہوتے ہیں۔ پس یہ جلسے کی ڈیوٹیاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔اللہ تعالیٰ سب کو احسن رنگ میں اپنے فرائض بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

فرمایا: اس سال سیکورٹی کے ضمن میں بھی خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے۔گزشتہ سال سے اس میں بہتری اور وسعت پیدا ہوئی ہے۔لیکن اس سال اس میں خاص طور پر معمولی سے سقم اور کمزوری کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔باریکی میں جا کر انتظام کا خیال رکھنا چاہئے۔جماعت کی طرف سے جو کارڈ اِشو ہوئے ہیں۔ان کی پوری تسلی کرنی چاہئے۔کسی کی چند لمحوں کی ناراضگی برداشت کرلیں لیکن فرائض میں کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور نے اس سال جرمنی جلسے کے اعلیٰ انتظامات اور کارکنان کی احسن رنگ میں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے ان کی خوبیوں کا مختصراً تذکرہ فرمایا اور مختلف شعبہ جات کے متعلق بعض ہدایات بھی دیں۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ویسے بھی مہمان نوازی ایک مومن کا طرۂ امتیاز ہے اور جو مہمان خالص دینی غرض سے آرہے ہوں اور جن کو زمانے کے امام نے اپنا مہمان کہا ہو، ان کی مہمان نوازی تو بہت برکتیں لئے ہوئے ہے اور اس وجہ سے خاص توجہ چاہتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان دینی غرض کیلئے آتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے دین کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل کر کے اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کریں اور خدا تعالیٰ کا مقرب بننے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ سے مہمان نوازی کی متعدد مثالیں پیش کیں۔اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے مہمانوں کی خدمات کا بھی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی عارضی اور چند دنوں کی مہمان نوازی نہیں تھی بلکہ کثرت سے اور مستقل مہمان نوازی تھی اور آپ اس کا ہمیشہ حق ادا فرماتے تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے مہمانوں کی آمد کی خبر بھی دی تھی۔پس یہ اہم کام جو ہمارے سپرد ہے ہم نے اس وصف کو خاص طور پر اپنانا ہے جن کو خدا تعالیٰ نے مہمانوں کی خدمت کی توفیق دی ہے۔

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۱ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۲ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔جملہ صوبائی ر زونل ر مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مجلس انصاراللہ بھارت کے ۳۳ویں سالانہ اجتماع کی منظوری

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس انصار اللہ بھارت کے ۳۳ویں سالانہ ملکی اجتماع کی منظوری عنایت فرمادی ہے۔سالانہ اجتماع قادیان دارالامان میں مورخہ ۱۵۔۱۶۔۱۷ر اکتوبر بروز جمعۃ المبارک ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگا۔انشاء اللہ جملہ انصار حضرات ابھی سے اس مبارک اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کیلئے تیاریاں شروع کر دیں۔نیز اجتماع کی کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت)